لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (الآیۃ)

ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر ایک منفرد تحقیق

دعائے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا معنیٰ و مفہوم

حافظ محمد رمضان اویسی

ادارہ تعلیمات اسلامیہ مرکزی دار العلوم اہلسنت و جماعت

جامعہ ریاض المدینہ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ 0332-7376393 0333-1467850

نام کتاب : ندائے یا رسول اللہ ﷺ پر ایک منفرد تحقیق دعائے رسول ﷺ کا معنی و مفہوم
مؤلف : حافظ محمد رمضان اویسی
پروف ریڈنگ : مفتی محمد نواز سعدی......مولانا محمد عثمان اویسی
کمپوزنگ : طاہر کمپوزنگ سنٹر کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ
سن اشاعت : 2016ء
تعداد : 1100
صفحات : 80
ہدیہ : 60 روپے

ملنے کے پتے

نظامیہ کتاب گھر اردو بازار لاہور، مسلم کتابوی و مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ الحبیب واللبیب کامونکی، مکتبہ غوثیہ، مکتبہ قادریہ، گوجرانوالہ
مکتبہ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم گوجرانوالہ، مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ
رضا بک شاپ، جلالیہ صراط مستقیم گجرات، اسامہ کتب خانہ، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر
احمد بک کارپوریشن، اسلامک بک کارپوریشن راولپنڈی
مکتبہ فیضان مدینہ گھکھڑ، مکتبہ مہریہ کاظمیہ، جامعہ انوار العلوم ملتان

فہرست

اِنتساب

شرفِ ملت... محسن اہل سنت... اُستاذُ الاساتذہ

حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

کے نام

گر قبول افتد زہے عز و شرف

حافظ محمد رمضان اویسی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نشانِ منزل

تابشِ اہل سنت......ادیبِ ملت

حضرت علامہ الحاج محمد منشاء تابشؔ قصوری

مدرس، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

گوجرانوالہ پاکستان کے مشہور شہروں میں اپنا ایک نام اور مقام رکھتا ہے۔ اِس کی شہرت کے اسباب بکثرت ہیں، صنعت و حرفت کے علاوہ شریعت و طریقت اور علوم و فنونِ اسلامیہ کی آبیاری و ترقی بھی اِس کا خاصہ ہے۔ ماضی میں گوجرانوالہ اور اکناف و اطراف میں بڑی بڑی بلند مرتبت علمی و روحانی شخصیات نے اِس شہر کو چار چاند لگائے۔

فی زمانہ (۱۴۳۲/۲۰۱۱ء) بھی ہر شعبۂ دین میں متعدد علمی اکابر کا وجودِ مسعود اِس شہر کی پہچان ہے۔ چند سال قبل تک جن شخصیات نے اِسے بامِ عروج بخشا تھا، وصال فرما گئیں۔ خصوصاً (۱) شہبازِ خطابت ابو الکلام حضرت صاحبزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۲) استاذ العلماء علامہ محمد نواز نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (۳) حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا غلام فرید ہزاری رحمۃ اللہ علیہ (۴) برادرِ دینی حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری نذیر احمد صاحب نوری رحمۃ اللہ علیہ (۵) خطیب العصر علامہ ابو البیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً، اِن ہستیوں نے اپنے اپنے فن میں خوب نام کمایا تھا اور اب جن جلیل القدر علمائے کرام سے مسلک حق اہل سنت و جماعت کا اِس شہر میں بھرم قائم ہے اُن میں ترجمانِ مسلک رضا حضرت مولانا علامہ صوفی ابو داوٗد محمد صادق قادری رضوی ... خطیب السلام حضرت مولانا عبد العزیز چشتی سیالوی... امام المناطقہ حضرت علامہ محمد شریف ہزاروی... اُستاذ العلماء حضرت علامہ مفتی عبد اللطیف صاحب قادری... کنز العلماء حضرت علامہ ڈاکٹر

محمد اشرف آصف جلالی صاحب... حضرت مولانا الحافظ ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے اسمائے گرامی خصوصیت سے قابلِ ذکر ہیں۔

اِن گرامی قدر علمائے کرام کی موجودگی میں کسی نوجوان عالم کا نام کمانا کوئی معمولی بات نہیں، وہ بڑی تیزی سے اپنی علمی، تدریسی، تبلیغی، قلمی خدمات کی برکات سے دلوں میں گھر کررہے ہیں۔ مجھے اُمید واثق ہے کہ وہ مستقبل قریب میں گوجرانوالہ کے علمی حلقوں کی شان کو دوبالا فرمائیں گے، اِن شاء اللہ العزیز۔ جن کا ماضی عمدہ، حال روشن اور مستقبل تابناک ہے۔ جو حضرت مولانا علامہ الحافظ القاری محمد رمضان اویسی زید مجدہٗ کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔

عزیز القدر مولانا محمد رمضان اویسی زید علمہٗ وعملہٗ، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے ممتاز فضلاء میں شمار ہوتے ہیں، جنہوں نے سند فراغت کے حصول کے بعد اِسلام وسنیت کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کررکھا ہے۔ وہ پوری دلجمعی، دلچسپی، لگن اور محبت سے ہر شعبۂ علم و تبلیغ کی ترقی کے لئے مگن ہیں۔

تدریس کے ساتھ ساتھ امامت وخطابت کے فرائض باحسن وجوہ سرانجام دے رہے ہیں اور پھر تعجب کی بات ہے کہ راہوارِ قلم کو بھی خوب دوڑا رہے ہیں۔ اِس وقت تک کئی اہم مسلکی موضوعات پر تصانیف انیقہ کا ذخیرہ مسلک کو عطا کرچکے ہیں۔ کرم بالائے کرم یہ کہ تین مرتبہ حرمین شریفین بارگاہِ مصطفےٰ ﷺ میں حاضری کا شرف حاصل کرکے تین عمروں کی سعادتِ عظمیٰ حاصل کرچکے ہیں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

قارئین کرام کے ذوق میں اضافہ کے لئے مولانا الموصوف کے مختصر احوال وآثار ضبط کئے جاتے ہیں تاکہ واضح ہو کہ جن پر اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ اور محبوبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء کی نگاہِ

رحمت و کرم ہوتی ہے وہ کیسے عوام و خواص کے ہاں محبوب و مقبول ہو جاتے ہیں۔

مولانا الموصوف ۲ ر نومبر ۱۹۶۹ء کو کامونکی (گوجرانوالہ) میں محترم جناب بشیر احمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ سن شعور کو پہنچے تو سکول میں داخلہ لیا اور پھر میٹرک میں تھے کہ دینی تعلیم کی طرف راغب ہوئے۔ حفظ القرآن کے بعد درسِ نظامی کی طرف رجوع کیا اور مرکزی دارُ العلوم جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور میں داخل ہوئے اور اس ذوق و شوق سے پڑھنا شروع کیا کہ جامعہ اور تنظیم المدارس کے ہر امتحان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں' یہاں تک کہ ۱۹۹۶ء میں دستارِ فضیلت اور سند فراغت سے شادکام ہوئے۔

روحانی فیوض و برکات کے لئے مصنف و مترجم کتب کثیرہ فیض ملت حضرت علامہ مولانا ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی محدثِ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ نیز آپ کو ملت اِسلامیہ کی جلیل القدر معروف علمی شخصیات سے علوم و فنون کی دولت ابدی سے سرفرازی حاصل کی۔ یہاں آپ کے اُن نامور اساتذہ کرام کے نام درج کئے جاتے ہیں جنہیں بین الاقوامی طور پر شہرت نصیب ہے۔

اسمائے گرامی اساتذہ کرام

(۱)...... مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

(۲)...... شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(۳)...... استاذ الاساتذہ حضرت علامہ حافظ عبد الستار سعیدی مدظلہ العالی

(۴)...... شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی

(۵)...... استاذ العلماء حضرت علامہ غلام نصیر الدین چشتی صاحب زید مجدہٗ

آپ نے امامت و خطابت اور تقریری تبلیغ کے ساتھ ساتھ تحریری خدمت کو بھی اپنایا ہے' اِس وقت تک آپ .... کتابیں تصنیف فرما چکے ہیں۔ جن میں سے چند تصانیف کے نام ملاحظہ فرمائیے۔

(۱)......فیض الصرف

(۲)......فیض النحو

(۳)......حقیقت ایصالِ ثواب

(۴)......تحدیث نعمت کا معنیٰ ومفہوم

زیرِ نظر تصنیف وتالیف کا نام "دُعائے رسول ﷺ کا معنیٰ ومفہوم" ہے' جو اپنے نام سے ہی اپنے مقاصد ومطالب پر دال ہے۔ قرآن وسنت سے ایسے ایمان افروز' روح پرور اور سکون بخش دلائل دیئے گئے ہیں جو اپنوں کے لئے محبت کا ذخیرہ ہیں اور دوسروں کے لئے دعوتِ انصاف ہے۔

ندائے رسول یعنی یارسول اللہ ﷺ' یا نبی اللہ ﷺ' یا حبیب ﷺ کے جواز کو اِس انداز سے رقم کیا گیا ہے کہ ہر مسلمان اِس سے پورا پورا فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ یہاں وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں' بس محبت وعقیدت سے پڑھتے جایئے اور اپنے قلب ونظر کو حبِّ رسول ﷺ سے سجاتے جایئے۔ ہاں معترضین کے اعتراضات کو دلنشین جوابات سے مزین کیا گیا ہے۔

دُعا ہے اللہ تعالیٰ علامہ اویسی صاحب زیدہ مجدہٗ کی جملہ مساعیٔ جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں باریاب فرما کر بارآور بنائے اور موصوف کے قلم کو مزید جلا عطا فرمائے۔

اٰمین......ثم اٰمین......بجاہِ طٰہٰ ویٰسٓ ﷺ

دُعا گو

محمد منشا تابش قصوری

۶؍شوال المکرم ۱۴۳۲ھ/۵؍ستمبر ۲۰۱۱ء دوشنبہ

پیش لفظ

قرآن فہمی، قرآنِ حمید کے تقاضوں میں سے ایک اہم ترین تقاضہ ہے، جس کے بغیر احکاماتِ الٰہیہ پر عمل اور احکامات کو دوسروں تک پہنچانا ناممکن ومحال ہے۔ آدابِ رسالت و شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآنِ مجید کا اہم ترین موضوع ہے، اُس میں سے دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت، عظمت وشان، معنیٰ ومفہوم اور اِس تناظر میں مسئلہ ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن وحدیث اور اقوالِ اسلاف کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے۔ اِس تحریر کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی ومفہوم،
مصدری معنیٰ کی حیثیت سے یعنی ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا''۔

(۲) دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی ومفہوم،
مضاف الی المفعول ہونے کی حیثیت سے یعنی ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانا''۔

(۳) دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا معنیٰ ومفہوم،
مضاف الی الفاعل ہونے کی حیثیت سے یعنی ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلانا''۔

اِس تحریر میں دیگر ابحاث میں سے ''دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا معنیٰ ومفہوم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانا'' اس پر سیر حاصل کلام کیا گیا ہے۔ قرآن وحدیث اور اقوالِ اسلاف کے ساتھ ساتھ مخالفت پر کمر بستہ حضرات کے اکابر علماء کی تحریرات کو بھی سامنے رکھا گیا ہے۔

تحریر پڑھتے ہوئے ایک ممکنہ سوال جو قاری کے ذہن میں گردش کرے اُس کی ابتداءً مقدمہ میں ہی وضاحت کر دی گئی ہے' نیز یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ یہ سوال اکثر دیوبندی مکتبہ فکر اور غیر مقلدین کی طرف سے اُچھالا جاتا ہے' تا کہ سادہ لوح سنیوں کے پاکیزہ اذہان کو پراگندہ کیا جائے۔

سوال مع جواب ذیل میں مذکور ہے۔

سوال:- نبی پاک ﷺ کو ذاتی نام لے کر پکارنا یعنی "یا محمد" کہنا' اِس سے منع کیا گیا ہے' پھر تم "یا محمد" کیوں کہتے ہو؟

جواب:- جواب سے قبل ایک تمہید سمجھ لیں' لفظ محمد کے دو معنی ہیں۔

(۱) وصفی (۲) علمی

لفظ محمد کا وصفی معنیٰ

(۱)...... مُحَمَّدٌ اَلَّذِیْ یُحْمَدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ

(۲)...... مُحَمَّدٌ اَلَّذِیْ یُحْمَدُ کَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ

(۳)...... مُحَمَّدٌ اَلَّذِیْ یُحْمَدُ کَرَّۃً بَعْدَ کَرَّۃٍ

ترجمہ:- محمد اُس ذات کو کہتے ہیں جس کی ہر لمحہ' ساعت' گھڑی تعریف کی جائے

لفظ محمد کا علمی معنیٰ

یہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا اسم مبارک ہے۔

اِس تمہید کو سمجھنے کے بعد سوال کا جواب یہ ہے کہ "یا محمد" کہہ کر پکارنا اُس وقت منع ہے جب معنیٰ وصفی ملحوظ نہ ہو' لہٰذا کتاب میں جہاں جہاں سرکارِ دو عالم ﷺ کو "یا محمد" کہہ کر خطاب کیا گیا ہے' وہاں وہاں وصفی معنیٰ کا لحاظ کیا گیا ہے۔

اِس تحریر پر اُستاذِ گرامی' پیکر شفقت و محبت' تابش اہل سنت' جانشین سعدی' حضرت علامہ مولانا الحاج محمد منشاء تابشؔ قصوری دامت برکاتہم العالیہ نے کمال شفقت فرماتے

ہوئے تقریظ رقم فرمادی۔

میں اُستاذِ گرامی اور تمام اُن ساتھیوں کا جو کسی بھی اعتبار سے میرے اِس کام میں معاون رہے' بالخصوص برادرم مولانا محمد عثمان اویسی' فاضل مکرم مولانا محمد ابوبکر رضوی مدرس جامعہ مدینۃ العلم' مفتی محمد نواز سعدی' صاحبزادہ مولانا محمد ذکاء اللہ رضوی' علامہ محمد دلاور حسین اویسی' شیخ محمد حنیف نقشبندی اور برادرِ طریقت شیخ محمد سرور اویسی صاحب' اویسی بک سٹال والے۔ تہہ دِل سے مشکور ہوں اور دُعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق سے دارین کی سعادتیں عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

حافظ محمد رمضان اویسی

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ

كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا

(النور: ۶۳)

دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کا معنی و مفہوم

دُعائے رسول ﷺ کا معنی و مفہوم

اللہ تعالیٰ نے اِنسان کو پیدا فرما کر جہاں اِس کی جسمانی نشوونما کے لئے پانی' ہوا' حرارت اور دوسری ضروریات کا بندوبست فرمایا' وہیں اِس کی روحانی تربیت کے لئے نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع فرما کر اپنے انبیاء و رسل پر اپنی جانب سے وقتاً فوقتاً کتابوں اور صحیفوں کو بھی نازل فرمایا' حتیٰ کہ سب سے آخر میں سید المرسلین' خاتم النبیین' شفیع المذنبین' رحمۃ اللعالمین' راحۃ العاشقین' حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ کے قلب انور پر سب سے افضل و اعلیٰ' اتم و اکمل کتاب قرآنِ مجید نازل فرمادی جس میں تمام اِنسانوں کے حقوق و فرائض کو بیان کیا گیا ہے جس میں تہذیب اخلاق تدبیر منزل اور سیاستِ مدن کا درس دیا گیا ہے اور خاص کر آدابِ رسالت ﷺ قرآنِ مجید کا خاص مضمون ہے تو اِسی حوالہ سے یہ مضمون قارئین کی نظر کر رہا ہوں۔

خالق کائنات کا ارشاد ہے......

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۔ ﴿النور:۶۳﴾

ترجمہ:۔رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

اِس آیت مبارکہ میں آدابِ رسالت کے حوالہ سے دُعائے رسول ﷺ کے الفاظ غور طلب ہیں' مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ''دُعا'' اور ''رسول'' دونوں کلموں کا الگ الگ معنیٰ بیان کر دیا جائے اور پھر ''دُعائے رسول ﷺ'' کے مجموعہ کو مفسرین' محدثین اور اسلاف کے اقوال کی روشنی میں واضح کیا جائے۔

دُعا کا لغوی معنی ہے پکارنا' رغبت کرنا' مدد چاہنا۔ ﴿المنجد: ۳۲۵﴾

دُعا اور فرمانِ الٰہی

دُعا کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ ﴿البقرہ:۱۸۶﴾

ترجمہ:- دُعا قبول کرتا ہوں' پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ ﴿المومن:۶۵﴾

ترجمہ:- تم مجھ سے دُعا کرو' میں قبول کروں گا۔

دُعا اور فرمانِ رسول ﷺ

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ ﴿جامع الترمذی' ابواب الدعوات:۱۷۵/۲﴾

ترجمہ:- دُعا عبادت کا مغز ہے۔

اَلدُّعَاءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ۔ ﴿جامع الترمذی' ابواب الدعوات:۱۷۵/۲﴾

ترجمہ:- دُعا عبادت ہی ہے۔

اَلدُّعَاءُ مِفْتَاحُ بَابِ السَّمَاءِ۔ ﴿تفسیر روح البیان:۲۹۷/۱﴾

ترجمہ:- دُعا آسمان کے دروازے کی چابی ہے۔

دُعا وہ مجرب نسخہ ہے جو حاجات کو پورا کرتا ہے' مشکلات کو آسان کرتا ہے' تکالیف ومصائب کو رفع کرتا ہے' غم واندوہ کی آندھیوں کے رُخ موڑتا ہے' بلکہ دُعا ہی وہ عمل ہے جو انسان کی تقدیر بدل دیتا ہے' حضور ﷺ کا فرمان ہے......

لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ ﴿مشکوٰۃ المصابیح:۱۹۴/۱﴾

ترجمہ:- تقدیر کو دُعا ہی بدلتی ہے۔

رسول کا شرعی معنی ومفہوم

علامہ شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ' رسول کے معنی ومفہوم کے بارے میں فرماتے ہیں

اَلرَّسُوْلُ اِنْسَانٌ بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَی الْخَلْقِ لِتَبْلِیْغِ الْاَحْکَامِ۔

(التعریفات:۴۹)

ترجمہ:- رسول وہ عظیم المرتبت اِنسان ہے جسے اللہ تعالیٰ مبعوث فرماتا ہے بجانب الخلق' احکامات کی تبلیغ کے لئے۔

رسول وہ عظیم اِنسان اور عبد خاص ہوتا ہے جو ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے قربِ خاص میں رہتا ہے' نیز ہر لحہ اللہ تعالیٰ کے انوار کی بارش اُس پر برستی ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مرکز ومحور اور مصدر ہوتا ہے۔

''دُعا اور رسول'' کا الگ الگ معنی سمجھنے کے بعد اب اِس کے مجموعہ یعنی دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم سمجھتے ہیں۔

مفسرین نے دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تین معنی بیان کیئے ہیں......

(۱)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا۔

(۲)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا۔

(۳)......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پکارنا۔

دُعا مصدر ہے......ایک اِس کا مصدری معنی

مصدر کبھی مبنی للفاعل ہوتا ہے اور کبھی مبنی للمفعول۔

یعنی کبھی فاعل کا معنی دیتا ہے اور کبھی مفعول کا۔

اِس اعتبار سے دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تین معانی بنتے ہیں۔ اِختصار کے ساتھ ہم تینوں معانی پر گفتگو کریں گے' تا کہ دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی ومفہوم واضح ہو جائے۔

☆......☆......☆

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ
كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا
(النور: ۶۳)

دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کا پہلا معنی و مفہوم

دُعائے رسول ﷺ کا پہلا معنی و مفہوم

اگر پہلا معنی مراد لیں تو آیت مبارکہ کا ترجمہ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کی دُعا کو ایسا نہ سمجھو جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کی دُعا کو سمجھتے ہو' کیونکہ تمہاری دُعائیں رد ہو سکتی ہیں' بلکہ ہوتی ہیں' لیکن محبوبِ خدا' اشرف انبیاء علیہ السلام کی دُعا مقبول ہی مقبول ہے' جب بھی' جہاں بھی اور جس حالت میں بھی رسول اللہ ﷺ نے دُعا فرمائی' اللہ تعالیٰ نے اس کو قبول فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ کی دُعا مقبول ہی مقبول ہے' یہ کوئی روایتی جملہ نہیں' بلکہ اِس پر اسلاف کے بے شمار دلائل اور اقوال موجود ہیں جن میں سے چند ایک تحریر کر رہا ہوں۔

امام ابن کثیر فرماتے ہیں......

لَا تَعْتَقِدُوْا اَنَّ دُعَاءَهٗ عَلٰی غَیْرِہٖ کَدُعَاءِ غَیْرِہٖ فَاِنَّ دُعَاءَهٗ مُسْتَجَابٌ۔

﴿تفسیر القرآن العظیم: ۳/۳۰۹﴾

ترجمہ:- آپ کی دُعا کو آپ کے غیر کی دُعا کی مثل ہونے کا اِعتقاد نہ رکھو کیونکہ آپ کی دُعا مقبول ہی مقبول ہے۔

علامہ محمود آلوسی حنفی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

فَاِنَّ دُعَاءَهٗ مُسْتَجَابٌ لَا مَرَدَّ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

﴿تفسیر روح المعانی: ۹/۲۲۵﴾

ترجمہ:- بے شک آپ کی دُعا مقبول ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردود

نہیں۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

فَإِنَّ دُعَاءَهُ مُسْتَجَابٌ لَا يُرَدُّ لَا مُحَالَةَ۔ ﴿تفسیر مظہری:۵۶۸/۶﴾

ترجمہ:۔ بے شک آپ کی دُعا مقبول ہی مقبول ہے، قطعاً اسے رد نہیں کیا جاتا۔

ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَهُ عَلَيْكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي أَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَجَابٍ مَرَّةً وَمُسْتَجَابٌ أُخْرَى فَإِنَّ دُعَاءَهُ مُسْتَجَابٌ مَتْمُوعٌ أَلْبَتَّةَ۔

﴿التفسیرات الاحمدیہ:۵۸۰﴾

ترجمہ:۔ تم آپ کی دُعا کو آپس میں ایک دوسرے کی دُعا کی طرح نہ بناؤ، کیونکہ وہ کبھی قبول ہوتی ہے اور کبھی مردود اور آپ کی دُعا یقینی طور پر قبول ہی قبول ہے۔

حضرت امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما احذروا دُعَاءَ الرَّسُولِ عَلَيْكُمْ إِذَا أَسْخَطْتُمُوهُ فَإِنَّ دُعَاءَهُ مُوجِبٌ لِنُزُولِ الْبَلَاءِ بِكُمْ لَيْسَ كَدُعَاءِ غَيْرِهِ۔

﴿تفسیر معالم التنزیل:۳۵۹/۳﴾

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، جب تم رسول اللہ ﷺ کو ناراض کرتے ہو تو اُن کی اپنے خلاف دُعا سے بچو، کیونکہ آپ کی دُعا ناراضگی کی وجہ سے وہ تمہارے لئے مصائب کے نزول کا موجب ہے وہ غیر کی دُعا کی طرح نہیں ہے۔

ابوالاعلیٰ مودودی......

رسول اللہ ﷺ کی دُعا کو عام آدمیوں کی سی دُعا نہ سمجھو وہ تم سے خوش ہو کر دُعا دیں تو تمہارے لئے اِس سے بڑی کوئی نعمت نہیں اور ناراض ہو کر خلاف دُعا کر دیں تو

تمہاری اِس سے بڑھ کر کوئی بدنصیبی نہیں۔ ﴿تفسیر تفہیم القرآن: ۴۲۶/۳﴾

اِس مقام پر اُمّ المؤمنین محبوبہ محبوبِ خدا، سیدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہمارے دعوے کو مزید واضح کرتا ہے جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا جب اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے صبح وشام آپ ﷺ کی زبانِ اقدس سے نکلی ہوئی دُعائیں قبول ہوتی ہوئی دیکھیں تو عرض کیا......

مَا اَرٰی رَبَّكَ اِلَّا یُسَارِعُ فِی هَوَاكَ۔

﴿صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ ترجی من تشاء منهن وتوی

الیک من تشاء ومن ابتغیت ممن عزلت فلا جناح علیک: ۷۰۶/۲﴾

ترجمہ:- میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کا رب آپ کی خواہش پوری فرمانے میں جلدی فرماتا ہے۔

وہ دُعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیم اجابت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت)

دُعائے رسول ﷺ کے حوالہ سے چند ایک احادیث ملاحظہ فرمائیں اور اپنے عقیدہ حقہ پر ناز کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقائد باطلہ سے محفوظ رکھا ہے۔

فائدہ

احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے پہلے ایک فائدہ پڑھ لیں۔

دُعا وصف ہے، وصف اپنے موصوف کے ساتھ قائم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے اے لوگو! رسول اللہ ﷺ کے وصف کو اپنے وصف پر قیاس نہ کرو، رسول اللہ ﷺ کے وصف کو اپنے وصف کی مثل نہ سمجھو، جب ہمارا وصف رسول اللہ ﷺ کے وصف کی مثل نہیں ہو سکتا تو ہماری ذات، رسول اللہ ﷺ کی ذات کی مثل کیسے ہو سکتی ہے، لہٰذا

مثلیت میں برابری کا دعویٰ کرنے والے غور کریں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دُعائے رسول ﷺ

قَالَ اَنَسٌ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ

﴿صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول اللہ تبارک وتعالیٰ وصل علیھم:۹۳۸/۲﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت اُم سلیم (والدہ ماجدہ) نے سرکار کی بارگاہ میں دُعا کے لئے عرض کیا اور کہا انس آپ کا خادم ہے اس کے لئے دُعا فرما دیں تو آپ نے دُعا فرما دی۔ اے اللہ اس کے مال اور اولاد کثیر فرما اور جو چیز تو عطا کرے اُس میں برکت عطا فرما۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ اس دُعا کے ثمرات بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس دُعا کی وجہ سے اولاد اور مال میں اِس قدر برکت عطا فرمائی

فَوَاللّٰهِ اِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ وَاِنَّ وُلْدِيْ وَ وُلْدَ وُلْدِيْ لَيَتَعَادُّوْنَ الْيَوْمَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ

ترجمہ:۔ اللہ کی قسم، میرا مال بہت زیادہ ہے، اور میری اولاد اور اولاد کی اولاد آج تقریباً سو سے زیادہ ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور دُعائے رسول ﷺ

قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ فَقَالَ يَا سَعْدُ اَطِبْ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ۔

﴿تفسیر القرآن العظیم:۲۷۷/۱﴾

ترجمہ:۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اللہ

سے دُعا کریں کہ وہ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سعد تو حلال کھانا کھا اور مستجاب الدعوات ہو جا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ اور دُعائے رسول ﷺ

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں دائرہ اسلام میں داخل ہوا تو میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اِمْرُؤٌ مُوْلِعٌ بِالطَّرَبِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ وَالْهَلُوْكِ مِنَ النِّسَاءِ وَاَلَحَّتْ عَلَيْنَا السُّنُوْنُ فَاَذْهَبْنَ الْاَمْوَالَ وَاَهْزَلْنَ الذَّرَارِیَّ وَالرِّجَالَ وَلَيْسَ لِیْ وَلَدٌ

فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّذْهِبَ عَنِّیْ مَا اَجِدُ وَيَاْتِيَنِیْ بِالْحَيَاءِ وَيَهَبَ لِیْ وَلَدًا

فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ "اَللّٰهُمَّ اَبْدِلْهُ بِالطَّرَبِ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ بِالْحَرَامِ الْحَلَالَ وَاٰتِهِ بِالْحَيَاءِ وَهَبْ لَهٗ وَلَدًا

قَالَ مَازِنٌ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ عَنِّیْ كُلَّمَا كُنْتُ اَجِدُ وَاَخْصَبْتُ عُمَانُ وَتَزَوَّجْتُ اَرْبَعَ حَرَائِرَ وَوَهَبَ اللّٰهُ لِیْ حَيَّانَ بْنَ مَازِنٍ

﴿دلائل النبوۃ و معرفۃ احوال صاحب الشریعۃ: ۲۵۶/۲﴾

ترجمہ:- یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بے شک میں گانے بجانے، شراب نوشی اور آوارہ عورتوں کا مشتاق ہوں۔ لگاتار ہم پر قحط سالی پڑی۔ پس میں نے مال کو ختم کر دیا۔ اور اس نے ہماری نسلوں اور مردوں کو کمزور کر دیا اور میری کوئی اولاد نہیں ہے آپ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ سے کہ وہ مجھ سے برائیوں کو دور فرما دے اور مجھے حیاء عطا فرمائے اور مجھے اولاد کی نعمت عطا فرمائے۔

پس رسول اللہ ﷺ نے دُعا فرمائی، اے اللہ! اسکے گانے بجانے کو قراءتِ قرآن سے اور حرام کو حلال سے بدل دے اور اسکو صفتِ حیاء عطا فرما اور اسکو اولاد کی نعمت

سے بہرہ ور فرما۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے برائیاں لے گیا اور عمان سرسبز ہو گیا اور میں نے چار آزاد عورتوں سے نکاح کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے (بیٹا) حیان بن مازن عطا فرمایا۔

حضرت طفیل بن عمرو الاوسی اور دُعائے رسول ﷺ

حضرت طفیل بن عمرو الاوسی جب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو فرماتے ہیں' میں نے عرض کیا......

یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنِّیْ اِمْرُؤٌ مُطَاعٌ فِیْ قَوْمِیْ وَاِنِّیْ رَاجِعٌ اِلَیْھِمْ وَدَاعِیْھِمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَ لِیْ اٰیَۃً تَکُوْنُ لِیْ عَوْنًا عَلَیْھِمْ فِیْمَا اَدْعُوْھُمْ اِلَیْہِ قَالَ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَہٗ آیَۃً قَالَ فَخَرَجْتُ اِلٰی قَوْمِیْ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ بِثَنِیَّۃٍ تُطْلِعُنِیْ عَلَی الْحَاضِرِ وَقَعَ بَیْنَ عَیْنَیَّ نُوْرٌ مِثْلُ الْمِصْبَاحِ' قَالَ' فَقُلْتُ' اَللّٰھُمَّ فِیْ غَیْرِ وَجْھِیْ فَاِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ یَظُنُّوْا بِھَا مُثْلَۃً وَقَعَتْ فِیْ وَجْھِیْ لِفِرَاقِیْ دِیْنَھُمْ قَالَ فَتَحَوَّلَ فَوَقَعَ فِیْ رَأْسِ سَوْطِیْ قَالَ فَجَعَلَ الْحَاضِرُوْنَ یَتَرَاءَوْنَ ذٰلِکَ النُّوْرَ فِیْ رَأْسِ سَوْطِیْ کَالْقِنْدِیْلِ الْمُعَلَّقِ۔ ﴿البدایۃ والنہایۃ ۳/۹۹﴾

ترجمہ:- یا نبی اللہ میں اپنی قوم میں محبوب آدمی ہوں میں اُن کی طرف لوٹوں گا اور انکو اسلام کی طرف دعوت دونگا۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ میرے لئے کوئی ایسی نشانی بنادے کہ وہ میری قوم پر میرے لئے معاون ہو اس میں جس کی طرف میں۔ اُن کو دعوت دوں۔ راوی کہتے ہیں' سرکارِ دوعالم ﷺ نے دُعا فرمائی' اے اللہ! تو اس کے لئے کوئی نشانی بنادے۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنی قوم کی طرف نکلا' یہاں تک کہ جب میں گھاٹی پر پہنچا تو مجھے حاضرین نے اطلاع دی کہ تیری دونوں آنکھوں کے درمیان چراغ کی مثل نور ظاہر ہوا۔ حضرت طفیل بن عمرو الاوسی کہتے ہیں

کہ میں نے کہا اے اللہ! یہ نشانی میرے چہرے کے علاوہ بنادے' مجھے خوف ہے کہ لوگ مثلہ گمان کریں گے۔ فرماتے ہیں' وہ وہاں سے پھر گیا' پس وہ نور میرے کوڑے کے سرے پر ظاہر ہوا۔

پس حاضرین دیکھنے لگے اس نور کو میرے کوڑے کے سرے پر مثل لٹکی ہوئی قندیل کے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ

﴿صحیح بخاری' کتاب الوضوء' باب وضع الماء عند الخلاء: ۲۶/۱﴾

﴿صحیح مسلم کتاب الفضائل' باب فضل عبداللہ بن عباس: ۲۹۸/۲﴾

ترجمہ: اے اللہ ابن عباس کو دین میں فقاہت عطا فرما۔

حبر الامت کے لقب سے آپ ملقب ہوئے' آپ کے علم کی وجہ سے سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنا مشیر خاص بنایا تھا اور اکابر صحابہ کے ساتھ ساتھ آپ سے بھی مشورہ کرتے تھے' لیث بن ابی سلیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے صحابہ کو چھوڑ کر اس نوجوان صحابی کی مجلس کو کیوں اختیار کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر صحابہ کو دیکھا کہ جب اُن کا کسی مسئلہ میں اختلاف ہوتا تو وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰی عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَاهٰذَا یَا اَبَا مُحَمَّدٍ؟ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ

وَلَوْ بِشَاةٍ۔

﴿دلائل النبوۃ للبیہقی، باب ماجاء فی دعاۃ لعبد الرحمن بن عوف بالبرکۃ: ۲۱۹/۶﴾

ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبد الرحمن بن عوف پر زرد نشانات دیکھے تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: اے ابو محمد یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نے گٹھلی کے وزن کے برابر سونے پر شادی کی ہے۔ آپ ﷺ نے دُعا فرمائی، اللہ تجھے برکت دے، تو ولیمہ کر، اگرچہ بکری سے" اِس دُعائے رسول ﷺ کی وجہ سے کس قدر برکات و خیرات کا نزول ہوا" حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

وَلَوْ رَفَعْتُ حَجَرًا لَرَجَوْتُ اَنْ اُصِيْبَ تَحْتَهٗ ذَهَبًا اَوْ فِضَّةً۔

﴿کتاب الشفاء: ۲۸۴/۱﴾

ترجمہ:۔ اگر میں پتھر اُٹھاتا تو مجھے اُمید ہوتی ہے کہ اُس کے نیچے سے سونا یا چاندی پاؤں گا"۔

جب آپ فوت ہوئے تو آپ کے حرم میں چار بیویاں تھیں، اُن کو جو وراثت سے حصہ ملا تو اُن میں سے ہر ایک کو اسی اسی ہزار دینار ملے۔

اور ایک روایت میں یہ ہے کہ ایک ایک لاکھ دینار ملے۔

﴿کتاب الشفاء: ۲۸۴/۱﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور دُعائے رسول ﷺ

قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّيْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَهْدِيَ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ﷺ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُهٗ وَاَنَا اَبْكِيْ مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدٰى اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

﴿صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: ۳۰۱/۲ ☆ البدایۃ والنہایۃ: ۱۰۴/۸﴾

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی مشرکہ والدہ کو دعوتِ اِسلام دیتا تھا تو میں نے اُسے ایک دن اِسلام کی دعوت پیش کی تو انہوں نے مجھے سرکار ﷺ کے بارے میں نازیبا، مکروہ، ناپسندیدہ کلام سنایا تو میں روتا ہوا حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں اپنی والدہ کو دعوتِ اِسلام دیتا ہوں، وہ انکار کر دیتی ہیں۔ میں نے آج اُسے اِسلام کی دعوت دی تو انہوں نے آپ کے بارے میں مجھے ناپسندیدہ کلمات سنا دیئے۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ دُعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطا فرمائے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے دُعا فرمائی، کہا "اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ" اے اللہ! ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔ پس میں فوراً نکلا کہ میں حضور ﷺ کی دُعا کی خوشخبری دوں تو جب میں گھر کے دروازے پر پہنچا تو دروازہ بند تھا۔ ماں نے میرے قدموں کی آہٹ سن لی، اُس نے کہا: اے ابو ہریرہ! ٹھہر، پھر میں نے پانی گرنے کی آواز سنی، میری ماں نے غسل کیا اور قمیص پہنی اور جلدی میں بغیر دوپٹہ کے باہر آئیں، پھر دروازہ کھولا اور کہا: اے ابو ہریرہ "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں' پھر میں خوشی سے روتا ہوا حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ علیہ السلام آپ کو بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دُعا قبول فرمالی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی۔

بارش کے لئے درخواست اور دعائے رسول ﷺ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ " اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا " قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِى السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزْعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَاءِهٖ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ اِنْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَئَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِى الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهٗ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِىْ فِى الشَّمْسِ۔

﴿بخاری' ابواب الاستسقاء' باب الاستسقاء فی خطبۃ الجمعۃ غیر مستقبل القبلۃ: ۱۳۸/۱﴾

﴿کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام: ۵۰۶/۱﴾

﴿باب الدعاء اذا انقطت السبل من کثرۃ المطر: ۱۳۸/۱﴾

﴿باب اذا استشفعوا الی الامام لیستسقی لھم لم یردھم: ۱/۱۳۹﴾

﴿باب رفع الناس ایدیھم مع الامام فی الاستسقاء: ۱/۱۴۰﴾

﴿باب فی الکتفی بصلوۃ الجمعۃ فی الاستسقاء: ۱/۱۳۸﴾

﴿باب من تمطر فی المطر حتی یتحادر علی لحیتہ: ۱/۱۴۰﴾

﴿باب الدعاء اذا کثر المطر حوالینا ولا علینا: ۱/۱۳۹﴾

﴿باب الاستسقاء فی المسجد الجامع: ۱/۱۳۷﴾

﴿باب الاستسقاء علی المنبر: ۱/۱۳۸﴾

ترجمہ:- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن دارُالقضاء کی جانب دروازے سے مسجد میں داخل ہوا کہ رسولِ اکرم ﷺ کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے وہ شخص سرکارِ دو عالم ﷺ کی جانب متوجہ ہوا' اور کہنے لگا یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے پس اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ وہ ہم پر بارانِ رحمت نازل فرمائے' پس رسولِ اکرم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں کو بلند فرمایا اور (تین بار) کہا "اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا" اے اللہ! تو ہم پر بارش برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' اللہ کی قسم! ہم آسمان پر نہ بادل کا ٹکڑا دیکھتے تھے' ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر اور محل نہ تھا (جو آڑ بن سکے) اسکے پیچھے سے بادل ظاہر ہوا جو ڈھال کی مثل تھا' جب وہ آسمان کے درمیان آیا تو پھیل گیا پھر برسا، اللہ کی قسم! ہم نے چھ روز تک سورج نہ دیکھا' پھر ایک شخص اسی دروازے سے دوسرے جمعہ کو داخل ہوا' جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے خطبہ دے رہے تھے' وہ شخص آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہا: یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مال مویشی ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے' اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ وہ ہم سے بارش روک دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سید عالم ﷺ نے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دُعا کی "اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا

عَلَیْنَا" "اے اللہ ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہ برسا، اے اللہ! ٹیلوں، اُونچی جگہوں، وادیوں اور درختوں کے اُگنے کی جگہوں پر برسا، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، بارش تھم ہوگی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔

اِن احادیث مبارکہ کے پیش نظر جہاں پر اِس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی دُعا قبول ہی قبول ہے، وہاں پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اس نظریہ کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں جس صحابی کو جو حاجت ہوتی وہ اپنی حاجت برآری کے لئے سرکار کی بارگاہ میں آتا، گویا وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو حاجت روا مانتے، کسی صحابی کو کوئی مشکل درپیش ہوتی تو وہ اپنی اس مشکل کے حل کے لئے سرکار کے بابِ مشکل کشا پر دستک دیتا، گویا وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو مشکل کشا مانتے، گویا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ یہ تھا......

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو، جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

(اعلیٰ حضرت)

اِس مختصر سی عبارت سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ آپ ﷺ مالک و مختار بھی ہیں، کیونکہ جب تک کوئی مالک و مختار نہ ہو وہ کسی کی حاجت روائی اور مشکل کشائی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جب آپ ﷺ باذن اللہ حاجت روا، اور مشکل کشا ہیں تو یقیناً آپ باذن اللہ مالک و مختار بھی ہیں۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
کہ نہیں محبوب و محب میں میرا تیرا

(اعلیٰ حضرت)

☆ ☆ ☆

فہرس المراجع والمصادر

قرآنِ مجید

کتب تفاسیر

تفسیر روح البیان...... تفسیر القرآن العظیم...... تفسیر روح المعانی...... تفسیر مظہری
التفسیرات الاحمدیہ...... تفسیر معالم التنزیل...... تفسیر تفہیم القرآن...... تفسیر کبیر
تفسیر صاوی علی الجلالین...... تفسیر جلالین...... تفسیر معارفُ القرآن...... تفسیر الاتقان
الجامع الاحکام القران...... تفسیر عزیزی

کتب احادیث

صحیح بخاری...... صحیح مسلم...... جامع الترمذی...... سنن ابی داؤد...... سنن ابن ماجہ...... سننِ نسائی...... مشکوٰۃ المصابیح...... فتح الباری شرح صحیح البخاری...... عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری...... مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح...... اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ...... الادب المفرد۔

کتب سیرت

دلائل النبوۃ ومعرفۃ احوال صاحب الشریعۃ...... کتاب الشفاء...... نسیم الریاض
شرح شفاء لعلی قاری...... القول البدیع...... المواھب اللدنیہ...... حجۃ اللہ علی العالمین
نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

کتب فقہ

البنایہ شرح ھدایہ...... فتح القدیر شرح ھدایہ...... اشرف الھدایہ شرح ھدایہ
النھر الفائق شرح کنز الدقائق...... العنایۃ علی الھدایہ

دیگر کتب

التعریفات...... المنجد...... البدایۃ والنھایۃ...... صراط مستقیم...... القول البدیع...... الثورۃ الھندیہ...... قصیدہ اطیب النغم...... قصائد قاسمی...... تبلیغی نصاب...... الشھاب الثاقب...... فتاویٰ رشیدیہ...... تسکین الصدور...... ھدیۃ المھدی...... فوائد ضیائیہ...... حدائق بخشش۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ
کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا

(النور: ۶۳)

دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کا دوسرا معنی ومفہوم

دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا معنی و مفہوم

اگر دوسرا معنی مراد لیں تو آیت کا معنی یہ ہوگا۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا۔ ﴿حوالہ۔۔۔﴾

"رسول اللہ کو ایسے نہ پکارو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو' یعنی جیسے اولاد والدین کو' مرید صادق مرشد کامل کو' شاگرد رشید اُستاذ محترم کو' غلام آقا کو پکارتا ہے' ایسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پکارو"۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لَا تُخَاطِبُوْهُ کَمَا تُخَاطِبُوْنَ غَیْرَهٗ۔ ﴿تفسیر کبیر ۲۸/۱۱۴﴾

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے خطاب نہ کرو جیسے غیرِ رسول کو کرتے ہو۔

تو پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے خطاب کریں؟ قرآن کا اسلوب کیا ہے؟ قرآنِ مجید کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل کو خطاب فرمایا ہے' آیئے دیکھتے ہیں کہ خطاب کا انداز کیا ہے......

حضرت آدم علیہ السلام کو خطاب کیا تو فرمایا...... یٰۤاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ۔ ﴿البقرہ:۳۵﴾

حضرت نوح علیہ السلام کو خطاب فرمایا تو کہا...... یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا۔ ﴿ھود:۴۸﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خطاب کیا تو فرمایا...... یٰۤاِبْرٰهِیْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا۔ ﴿الصّٰفّٰت:۱۰۵﴾

حضرت زکریا علیہ السلام سے خطاب کیا تو فرمایا...... یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمٍ ۔

﴿مریم:۷﴾

حضرت یحییٰ علیہ السلام سے خطاب کیا تو فرمایا...... یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ۔

﴿مریم:۱۲﴾

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خطاب کیا تو فرمایا...... یٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ ﴿القصص:۳۰﴾

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے خطاب کیا تو فرمایا...... یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ۔ ﴿آل عمران:۵۵﴾

الغرض جس نبی ورسول کو خطاب فرمایا نام لے کر خطاب فرمایا۔

کیا ہم بھی اپنے آقا و مولیٰ' سیدِ عالم' نورِ مجسم' شفیع معظم' احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکاریں' نداء دیں' خطاب کریں' تو ذاتی نام لے کر خطاب کریں؟

علماء فرماتے ہیں' جن انبیاء ورسل کو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ذاتی نام لے کر خطاب فرمایا ہے' اُن میں سے ہر ایک عظمتوں' رفعتوں کا حامل ہے۔ لیکن نبی سے رسول افضل' رسول سے اولوالعزم رسول افضل' اولوالعزم میں سے کلیم افضل اور کلیم سے خلیل افضل اور خلیل سے حبیب افضل واعلیٰ۔ کلیم کو خطاب فرمایا ذاتی نام لے کر' لیکن حبیب کو ذاتی نام سے نداء نہیں فرمائی اِس کی وجہ یہ ہے کہ کلیم سے حبیب افضل ہے۔

کلیم و حبیب میں فرق

موسیٰ کلیم اللہ کو نام لے کر بلایا' خطاب کیا' نداء دی۔ مقامِ کلیم یہ ہے کہ وہ خود عرض کرتے ہیں۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ۔ ﴿طٰہٰ:۲۵﴾

ترجمہ:۔ اے میرے رب میرا سینہ کھول دے۔

مقامِ حبیب یہ ہے کہ خالق و مالک خود ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ۔ ﴿الانشراح:۱﴾

ترجمہ:- کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔

مقامِ کلیم یہ ہے کہ وہ خود دیدارِ الٰہی کیلئے دُعا کرتے ہیں۔

رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ۔ ﴿الاعراف:۱۴۳﴾

ترجمہ:- اے میرے رب مجھے اپنا دیدار کروا کہ میں تجھے دیکھوں۔

مقامِ حبیب یہ ہے کہ جبریل امین آکر عرض کرتے ہیں۔

یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ قَدِ اشْتَاقَ اِلٰی لِقَائِکَ۔ ﴿مشکوٰۃ المصابیح:۵۴۹﴾

ترجمہ:- اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔

مقامِ کلیم یہ ہے کہ ایک تجلی کو بلواسطہ دیکھ کر برداشت نہیں کر پاتے بلکہ بے خود ہو جاتے ہیں۔

فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا۔ ﴿الاعراف:۱۴۳﴾

ترجمہ:- پھر جب موسیٰ کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا' اُسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گرے۔

اور مقامِ حبیب یہ ہے کہ ایک تجلی کو نہیں مرکز تجلیات کو' ایک نور کو نہیں بلکہ مصدر انوار کو دیکھا' پھر بلواسطہ نہیں بلکہ بلاواسطہ دیکھا یعنی اپنے حقیقی مالک و مولیٰ کو دیکھا اور کیفیت کیا ہے۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ ﴿النجم:۱۷﴾

ترجمہ:- آنکھ نہ کسی طرف پھری' نہ حد سے بڑھی۔

کلیم سے خلیل افضل' خلیل کو خطاب فرمایا ذاتی نام لے کر' لیکن حبیب کو ذاتی نام سے نہیں پکارا' کیونکہ خلیل و حبیب میں فرق ہے۔

خلیل اور حبیب میں فرق

حضرت ابراھیم علیہ السلام رب کے خلیل ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ نے ذاتی نام لے کر خطاب کیا' کیونکہ مقامِ خلیل یہ ہے کہ وہ خود بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں۔

وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ۔ ﴿الشعراء:۸۲﴾

ترجمہ:۔اور وہ ذات جس سے میں اُمید رکھتا ہوں کہ بخش دے گا میری خطاؤں کو قیامت کے دن اور مقامِ حبیب یہ ہے کہ اللہ ربُ العزت خود ارشاد فرماتا ہے......

لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ۔ ﴿الفتح:۲﴾

ترجمہ:۔ تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

یعنی خلیل کی مغفرت کا درجہ اُمید پر ہے اور حبیب کی مغفرت کا درجہ یقین پر۔

مقامِ خلیل یہ ہے کہ وہ عرض کرتے ہیں۔

وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ۔﴿الشعراء:۸۷﴾

ترجمہ:۔اور مجھے رسوا نہ کرنا جس دن اُٹھائے جائیں گے۔

مقامِ حبیب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے۔

یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۔﴿التحریم:۸﴾

ترجمہ:۔قیامت کے دن اللہ رسوا نہیں کرے گا نبی اور اُس کے ساتھ ایمان والوں کو۔

مقامِ خلیل یہ ہے کہ وہ بوقت مصیبت یہ کہے۔

حَسْبِیَ اللّٰهُ۔ ﴿التوبۃ:۱۲۹﴾

ترجمہ:۔ مجھے اللہ کافی ہے۔

حبیب کا مقام یہ ہے کہ خود خالق یہ فرماتا ہے۔

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ۔ ﴿الانفال:۶۴﴾

ترجمہ:-اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) اللہ تمہیں کافی ہے۔

مقامِ خلیل یہ ہے کہ جو اولاد کی طہارت و پاکیزگی کیلئے دُعا کرتے ہیں۔

وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ۔ ﴿ابراہیم:۳۵﴾

ترجمہ:- مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا۔

مقامِ حبیب یہ ہے کہ جس کی اہل بیت کے متعلق خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا

﴿الاحزاب:۳۳﴾

ترجمہ:- اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر دے، خوب ستھرا کر دے۔

مقامِ خلیل یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں۔

وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ۔ ﴿الشعراء:۸۴﴾

ترجمہ:-اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔

اور مقامِ حبیب یہ ہے کہ جس کی ناموری کے بارے میں ربّ العالمین خود ارشاد فرماتا ہے۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔ ﴿الانشراح:۴﴾

ترجمہ:-اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

خلیل وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں بمنزلہ مرید اور طالب کے ہے اور حبیب یہ اللہ کے ہاں بمنزلہ مراد اور مطلوب کے ہے، یہی سبب ہے خلیل وہ کرتا ہے جو اللہ چاہتا ہے اور حبیب وہ ہے کہ اللہ وہ کرتا ہے جو حبیب چاہتا ہے۔

فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَۃً تَرْضٰھَا۔ ﴿البقرہ:۱۴۴﴾

ترجمہ:-ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اُس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔ ﴿الضحیٰ:۵﴾

ترجمہ:-اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

(اعلیٰ حضرت)

مقامِ خلیل یہ ہے کہ وہ رب کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔

وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ۔ ﴿الشعراء:۸۵﴾

ترجمہ:-اور مجھے اُن میں کر جو چین کے باغوں کے وارث ہیں۔

اور مقامِ حبیب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ۔ ﴿الکوثر﴾

ترجمہ:-اے محبوب بے شک ہم نے آپ کو کوثر عطا فرمایا۔

یا اللہ! تیرا حبیب جو اتنی عظمتوں کا مالک ہے' اُسے کیسے پکاریں تو پروردگارِ عالم نے بلانے' خطاب کرنے' نداء کرنے' کے انداز' طریق' سکھلائے۔

(۱)...... يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﴿الحجرات:۲﴾

ترجمہ:-اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے۔

(۲)...... وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ۔ ﴿الحجرات:۲﴾

ترجمہ:- اور اُن کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو۔

(۳)...... اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿الحجرات:۴﴾

ترجمہ:- بے شک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں اُن میں اکثر بے عقل ہیں۔

(۴)...... يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا۔ ﴿البقرہ:۱۰۴﴾

ترجمہ:- اے ایمان والوں راعنا نہ کہو۔

(۵)...... وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا۔ ﴿البقرہ:۱۰۴﴾

ترجمہ:- اور عرض کرو حضور ہم پر نظر رکھیں۔

اِن آیات بینات میں سرکارِ دو عالم ﷺ کو خطاب کرنے' بلانے' نداء کرنے کے اصول و قوانین بیان فرما دیئے' دربارِ رسالت کے آداب کو اللہ تعالیٰ نے خود بیان کر دیا' آواز بلند نہ ہو' چلا کر نہ بلانا' حجرے کے باہر سے آواز نہ لگانا اور ایسے لفظ سے نہ پکارنا جس میں بے ادبی کا پہلو نکلتا ہو' اگر ایسا کیا تو انجام' ایمان و عمل کا ضائع ہونا ہے۔

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۔ ﴿الحجرات:۲﴾

ترجمہ:- یہ کہ تمہارے عمل ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو۔

عمل کے ضیاع کا سبب

عمل دو وجہ سے ضائع ہوتے ہیں۔

(۱)...... کفر

(۲)...... شرک

(۱)...... وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ﴿المائدہ:۵﴾

ترجمہ:- اور جو مسلمان سے کافر ہو اُس کا کیا دھرا سب اکارت گیا۔

(۲)...... وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿الانعام:۸۸﴾

ترجمہ:- اور اگر وہ شرک کرتے تو ضرور اُن کا کیا اکارت جاتا۔

گویا آدابِ رسالت کا لحاظ نہ رکھنا کفر اور آدابِ رسالت بجالانا ایمان وتقویٰ کی علامت ہے۔

پروردگارِ عالم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کا طریقہ خود بتلایا۔ آپ پورے قرآنِ مجید کا مطالعہ کرلیں پروردگارِ عالم نے اپنے حبیب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذاتی نام لے کر خطاب نہیں فرمایا' بلکہ القابات سے نداء فرمائی' خطاب کیا۔

کبھی یٰاایھا النبی .... کبھی یا ایھا الرسول

کبھی یاایھا المزمل .... کبھی یا ایھا المدثر

کبھی یٰسین......... کبھی طٰہٰ

یا ادم است باپدر انبیاء خطاب

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ خطاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) است

آیئے! ہم دیکھتے ہیں مفسرین' محدثین' آئمہ مجتہدین اور علمائے ربانیین' سلف صالحین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرنے کا طریقہ کیا بتلایا ہے۔

پہلے ایک قاعدہ پڑھ لیں۔

اِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ نِدَاءُ النَّبِيِّ بِغَيْرِ مَا يُفِيْدُ التَّعْظِيْمَ لَا فِيْ حَيَاتِهٖ وَلَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَبِهٰذَا يُعْلَمُ اَنَّ مَنِ اسْتَخَفَّ بِجَنَابِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم فَهُوَ كَافِرٌ مَّلْعُوْنٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

﴿تفسیر صاوی علی الجلالین:۳/۱۲۳﴾

ترجمہ:- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس لفظ سے نداء کرنا جائز نہیں ہے جو تعظیم وتوقیر کا فائدہ نہ دے ظاہری حیات طیبہ میں اور نہ ہی ظاہری حیات طیبہ کے بعد۔

اِسی وجہ سے جان لیا جائے کہ جو شخص آپ کی عظمت کو ہلکا جانے وہ کافر ہے دُنیا و آخرت میں لعنتی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں......

كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْ ذٰلِكَ اِعْظَامًا لِنَبِيِّهٖ ﷺ قَالَ: فَقُوْلُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

﴿تفسیر القرآن العظیم:۴۰۹/۲﴾

ترجمہ:۔لوگ یا محمد اور یا ابالقاسم (یعنی حقیقی نام اور کنیت) سے پکارتے تھے تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے عظیم جاہ کے سبب اس سے منع فرما دیا اور حکم دیا کہ یا نبی اللہ یا رسول اللہ ﷺ (یعنی القابات سے) پکارو۔

حضرت مجاہد اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں......

لَا تَدْعُوْهُ بِاِسْمِهٖ كَمَا يَدْعُوْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا يَا مُحَمَّدُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ فَخِّمُوْهُ وَشَرِّفُوْهُ فَقُوْلُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ لِيْنٍ وَ تَوَاضُعٍ۔

﴿معالم التنزیل:۳۵۹/۳﴾

ترجمہ:۔تم آپ کا نام لے کر نہ پکارو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو یعنی یا محمد یا عبداللہ بلکہ تم تعظیم و توقیر کرو اور کہو یا نبی اللہ یا رسول اللہ نرمی اور عجز و انکساری کے ساتھ۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

لَا تُنَادُوْهُ كَمَا يُنَادِيْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا يَا مُحَمَّدُ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ۔ ﴿تفسیر کبیر الجزاء الرابع والعشرون:۴۰﴾

ترجمہ:۔نہ تم پکارو آپ کو جیسے تم میں سے بعض، دوسرے بعض کو پکارتے ہیں۔یا

محمد (ذاتی نام سے) لیکن پکارو تم یا رسول اللہ' یا نبی اللہ سے (صفاتی نام سے)۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

بِاَنْ تَقُوْلُوْا یَا محمد بَلْ قُوْلُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ لِیْنٍ وَتَوَاضُعٍ وَخَفْضِ الصَّوْتِ ۔ ﴿تفسیر جلالین﴾

یا محمد (ذاتی نام کے ساتھ) نہ کہو بلکہ نرمی' عجز و انکساری اور پست آواز کے ساتھ یا نبی اللہ' یا رسول اللہ (صفاتی نام کے ساتھ) کہو۔

امام احمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

لَا تُنَادُوْہُ بِاِسْمِہٖ فَتَقُوْلُوْا یَا مُحَمَّد ' وَلَا بِکُنْیَتِہٖ فَتَقُوْلُوْا یَا اَبَا الْقَاسِمِ بَلْ نَادُوْہُ وَخَاطِبُوْہُ بِالتَّعْظِیْمِ وَالتَّوْقِیْرِ بِاَنْ تَقُوْلُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ' یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا اِمَامَ الْمُرْسَلِیْنَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَغَیْرَ ذٰلِكَ ۔

﴿تفسیر صاوی علی الجلالین: ۱۲۳/۳﴾

ترجمہ:- تم نام لے کر یا محمد کہہ کر مت پکارو اور نہ ہی کنیت سے یا ابا القاسم کہہ کر' بلکہ تم نداء دو اور خطاب کرو تعظیم و توقیر کے ساتھ بایں طور کہ تم کہو یا رسول اللہ' یا نبی اللہ یا امام المرسلین' یا رسول رب العالمین' یا خاتم النبیین وغیرہ۔

علامہ محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

لَا تَجْعَلُوْا نِدَائَہٗ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَتَسْمِیَتَہٗ کَنِدَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا بِاِسْمِہٖ وَرَفْعِ الصَّوْتِ بِہٖ وَالنِّدَاءَ وَرَآءَ الْحُجُرَاتِ وَلٰکِنْ بِلَقَبِہِ الْمُعَظَّمِ مِثْلُ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَعَ التَّوْقِیْرِ وَالتَّوَاضُعِ وَخَفْضِ الصَّوْتِ ۔

﴿روح المعانی: ۲۲۵/۹﴾

ترجمہ:- آپ کو آواز نہ دو جیسے تم ایک دوسرے کو آواز دیتے ہو نام لے کر اور بلند

آواز سے اور حجرے کے پیچھے سے آواز نہ دو بلکہ آواز دو عظیم تر لقبوں کے ساتھ مثلاً یا نبی اللہ یا رسول اللہ، تعظیم و توقیر، عجز و انکساری اور پست آواز کے ساتھ۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

لَا تُسَمُّوْهُ اِذَا دَعَوْتُمُوْهُ يَا مُحَمَّدُ وَلَا تَقُوْلُوْا يَا ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ شَرِّفُوْهُ فَقُوْلُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ ﴿تفسیر القرآن العظیم: ۳/۴۰۹﴾

ترجمہ:- جب تم آپ کو بلاؤ تو آپ کا نام یا محمد (ذاتی) لے کر نہ پکارو اور نہ ہی کنیت سے یا ابن عبد اللہ بلکہ تم آپ کی تعظیم و توقیر بجا لاؤ۔ اور کہو یا نبی اللہ یا رسول اللہ۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

قُوْلُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ رِفْقٍ وَلِيْنٍ وَلَا تَقُوْلُوْا يَا مُحَمَّدُ بِتَجَهُّمٍ

﴿تفسیر قرطبی: ۱۲/۳۲۲﴾

ترجمہ:- تم کہو نرمی اور ملاطفت کے ساتھ یا رسول اللہ اور گستاخانہ انداز سے یا محمد مت کہو۔

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

اَلْمَصْدَرُ مُضَافٌ اِلَى الْمَفْعُوْلِ وَالْمَعْنٰى لَا تَجْعَلُوْا نِدَاءَكُمْ اِيَّاهُ وَتَسْمِيَتَكُمْ لَهٗ كَنِدَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا بِاِسْمِهٖ مِثْلُ يَا مُحَمَّدُ وَيَا ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَفْعَ الصَّوْتِ بِهٖ وَالنِّدَاءَ وَرَآءَ الْحُجْرَةِ وَلٰكِنْ بِلَقَبِهِ الْمُعَظَّمِ مِثْلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ ﴿تفسیر روح البیان: ۶/۱۸۵﴾

ترجمہ:- آپ کو آواز نہ دو جیسے تم ایک دوسرے کو آواز دیتے ہو نام لے کر اور بلند آواز سے اور حجرے کے پیچھے سے آواز نہ دو بلکہ آواز دو عظیم تر لقبوں کے ساتھ مثلاً یا

نبی اللہ، یارسول اللہ، تعظیم وتوقیر، عجز وانکساری اور پست آواز کے ساتھ۔

مفتی محمد شفیع دیو بندی......

دُعاء الرسول سے مراد لوگوں کا رسول ﷺ کو کسی کام کے لئے پکارنا اور بلانا ہے۔ (جونحوی ترکیب میں اضافت الی المفعول ہوگی) اس تفسیر کی بنا پر معنی آیت کے یہ ہونگے کہ جب تم رسول اللہ ﷺ کو کسی ضرورت سے بلاؤ یا مخاطب کرو تو عام لوگوں کی طرح آپ کا نام لے کر یا محمد نہ کہو کہ بے ادبی ہے، بلکہ تعظیمی القاب کے ساتھ یا رسول اللہ یا نبی اللہ وغیرہ کہا کرو۔ ﴿تفسیر معارف القرآن: ۶/۴۵۵﴾

ابوالاعلیٰ مودودی بانی جماعت اسلامی......

رسول کو پکارنا عام آدمیوں کے ایک دوسرے کو پکارنے کی طرح نہ ہونا چاہئے یعنی تم آدمیوں کو جس طرح اُن کے نام لے کر باآواز بلند پکارتے ہو اِس طرح رسول اللہ ﷺ کو نہ پکارا کرو، اِس معاملہ میں ان کا انتہائی ادب ملحوظ رکھنا چاہئے، کیونکہ ذراسی بے ادبی بھی اللہ کے ہاں مواخذے سے نہ بچ سکے گی۔ ﴿تفسیر تفہیم القرآن: ۳/۴۲۶﴾

سرور کہوں کہ مالک مولا کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا مولا کہوں تجھے

(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

انتہائی اہم بحث

تشہد اور عقیدۂ اہل سنت

تمام اُمت نماز کے قعدہ میں ''التحیات'' بلا اختلاف پڑھتی چلی آرہی ہے بالخصوص ''تشہد ابن مسعودؓ'' جو سرکارِ دو عالم ﷺ نے اِس طرح یاد کروایا' جس طرح قرآنی سورت یاد کرایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں......

عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَكَفُّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

﴿سنن نسائی' کتاب الافتتاح' کیف التشہد الاول:۱/۱۷۵﴾

ترجمہ:-رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تشہد یعنی ''التحیات'' کی تعلیم دی جیسے قرآن مجید کی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

التحیات ......الخ عبدہ ورسولہ تک

صحیح بخاری شریف' صحیح مسلم شریف' اور سنن ابی داؤد میں ہے۔

قُوْلُوْا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ ......الخ یعنی کہو تم اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ۔

﴿سنن ابن ماجہ' ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا' باب ماجاء فی التشہد:۶۴﴾

﴿بخاری' کتاب الاذان' باب ما یتخیر من الدعاء التشہد ولیس بواجب:۱/۱۵۵﴾

﴿جامع الترمذی ابواب الصلوات' باب ماجاء فی التشہد:۱/۶۵﴾

﴿مسلم، کتاب الصلاۃ، باب التشہد فی الصلاۃ ۱/۱۷۳ ☆ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ باب التشہد: ۱/۱۳۶﴾

تشہد ابن مسعود کی شانِ اِمتیازی

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں

اِنَّ اَبَا حَنِیْفَۃَ قَالَ اَخَذَ حَمَّادٌ بِیَدِیْ فَقَالَ حَمَّادٌ اَخَذَ اِبْرَاھِیْمُ بِیَدِیْ وَقَالَ اِبْرَاھِیْمُ اَخَذَ عَلْقَمَۃُ بِیَدِیْ وَقَالَ عَلْقَمَۃُ اَخَذَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِیَدِیْ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ بِیَدِیْ وَعَلَّمَنِی التَّشَھُّدَ۔

﴿البنایۃ شرح الہدایۃ: ۲/۲۶۸ ☆ فتح القدیر شرح الہدایۃ: ۱/۲۷۴﴾

ترجمہ:۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میرا ہاتھ میرے استاذ حضرت حماد نے پکڑا، حضرت حماد فرماتے ہیں، میرا ہاتھ میرے استاذ حضرت ابراہیم نخعی نے پکڑا، حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں میرا ہاتھ میرے استاذ حضرت علقمہ نے پکڑا، حضرت علقمہ فرماتے ہیں میرا ہاتھ میرے استاذ حضرت عبداللہ بن مسعود نے پکڑا حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں میرا ہاتھ سید عالم، نور مجسم، شفیع معظم ﷺ نے پکڑا اور مجھے تشہد کی تعلیم دی۔

(۲)......امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وَھُوَ اَصَحُّ حَدِیْثٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی التَّشَھُّدِ۔ ﴿جامع الترمذی ابواب الصلوات، باب ماجاء فی التشہد: ۱/۶۵﴾

بیشک یہ صحیح ترین حدیث ہے جو تشہد کے باب میں روایت کی گئی ہے نبی کریم ﷺ سے

(۳)...... وَالْعَمَلُ عَلَیْہِ عِنْدَ اَکْثَرِ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ وَمَنْ بَعْدَھُمْ مِنَ التَّابِعِیْنَ۔ ﴿جامع الترمذی ابواب الصلوات، باب ماجاء فی التشہد: ۱/۶۵﴾

صحابہ و تابعین میں اکثر کا عمل اِسی تشہد پر ہے۔

(۴)......امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

اِنَّمَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰی تَشَھُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لِاَنَّ اَصْحَابَہٗ لَا یُخَالِفُ بَعْضُھُمْ

بَعْضاً

لوگوں کا تشہد ابن مسعود پر اجماع ہے اس لئے آپ کے اصحاب میں سے بعض نے بعض کی مخالفت نہیں کی۔

(۵)...... اِنَّ اَبَابَکْرٍ عَلَّمَ النَّاسَ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تَشَھُّدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ۔ ﴿فتح القدیر بھامشہ العنایۃ علی الھدایۃ:۱/۲۷۲﴾

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر رونق افروز ہو کر لوگوں کو تشہد ابن مسعود کی تعلیم ارشاد فرماتے۔

(۶)...... آئمہ ستہ اس کی تخریج لفظی ومعنوی پر متفق ہیں۔

حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں......

فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلِ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

ترجمہ:- ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی اہل بیت پر ہم کس طرح صلاۃ وسلام پڑھیں، اللہ تعالیٰ نے آپکی خدمت میں سلام عرض کرنا تو ہمیں سکھا دیا ہے (یعنی اَلتَّحِیَّاتُ میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ''

فوائد

(۱)...... اس سے واضح ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''التحیات'' کی تعلیم دی اور اس میں ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ'' خطاب کے صیغہ سے دربارِ رسالت میں سلام عرض کرنا سکھایا ہے۔

(۲)...... اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین

نے سرکار ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کیا: یارسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں آپ ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کی تعلیم تو اللہ تعالیٰ نے دے دی ہے۔

یعنی "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" آپ کی بارگاہ میں صلوٰۃ کیسے عرض کریں تو آپ نے فرمایا کہو، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(۳)...... نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿سورۃ الاحزاب﴾

ترجمہ:-اے ایمان والو! آپ پر درود پڑھو اور سلام بھیجو جیسے سلام بھیجنے کا حق ہے۔

سلام عرض کرنے کی تاکید کی جارہی ہے' ایسا سلام کرو جس سے سلام کرنے کا حق ادا ہو جائے' سلام کرنے کا حق کس طرح ادا ہوگا' بالکل واضح ہے کہ جس کی خدمت میں سلام عرض کرنا ہوتا ہے اُسے خطاب کرنا پڑتا ہے' اگر خطاب نہ کریں تو مخاطب متوجہ نہیں ہوتا۔ نبی اکرم ﷺ نے "التحیات" کی جو تعلیم دی ہے اُس میں خطاب ہی سے سلام عرض کرنے کی تعلیم دی ہے یعنی "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ"

سلام بقصد انشاء یا حکایت

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" بقصد انشاء پڑھیں یا حکایت۔

اس پر علماء کی تصریحات سے قبل دیوبندی مولوی جمیل احمد سکروڈھوی کی تشھد کے حوالہ سے تحریر درج ذیل ہے۔

تشھد کا پس منظر:- شب معراج میں بارگاہِ خداوندی میں حاضری کے وقت

نبی کریم ﷺ نے عرض کیا تھا ''اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ '' رب العزت نے جواب میں فرمایا ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ''

پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔

ملائکہ نے سن کر فرمایا ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ '' ﴿اشرف الهدایہ شرح هدایہ اردو۔۲/۶۷﴾

''اِس پس منظر کو ملاحظہ فرمانے کے بعد''

کہا یہ جاتا ہے اول وآخر ''اَلتَّحِیَّاتُ'' بطور انشاء پڑھو اور ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ '' بطور حکایت۔

''اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ'' کو پڑھو بقصد انشاء

'' اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ '' کو پڑھو بقصد انشاء

''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ '' کو پڑھو بقصد انشاء

''اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد'' کو پڑھو بقصد انشاء

''اللھم بارك علیٰ محمد وعلیٰ الی محمد'' کو پڑھو بقصد انشاء

''رب اجعلنی مقیم الصلوۃ '' کو پڑھو بقصد انشاء

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کو پڑھو بقصد انشاء

پوری التحیات۔ درود شریف اور دعا وسلام اتنے مقامات پر نیت انشاء ''السلام علیك ایھا النبی '' نیتِ حکایت کیوں؟

دیابنہ اور وہابیہ اس مقام پر اپنے خیالات فاسدہ اور عقائد باطلہ سے سادہ لوح مسلمانوں کے خیالات صحیحہ اور عقائد حقہ کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نماز میں ''السلام علیك ایھا النبی '' حکایت کی نیت سے پڑھا جائے کیونکہ معراج کی

شب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ''، لہٰذا ہم بھی انہی الفاظ کو دہراتے ہیں نہ کہ اپنی طرف سے سلام عرض کرنے کے ارادہ سے یہ الفاظ کہتے ہیں۔

تبصرہ:- اگر اِس نبیاد پر اِس جملہ کو بطورِ حکایت پڑھنا ہے تو پھر پوری تشہد کو بطورِ حکایت پڑھو' کیونکہ مولوی جمیل احمد کے حوالہ سے تصریح پہلے کردی ہے کہ پوری تشہد کلام معراجیہ ہے۔

اور اگر پوری ''التحیات'' بقصد انشاء اور ''السلام علیك ایها النبی'' بطورِ حکایت پڑھنے کا درس دیں تو پھر میں یہ لکھنے پر حق بجانب ہوں کہ یہ ایمان کی علامت نہیں بلکہ منافقت اور عداوتِ رسول کی نشانی ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

حرفِ ندا سے خطاب

حدیث تشہد سے ہمارا استدلال اس جملہ سے ہے جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم تشہد پڑھو تو اس میں ''السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته'' بھی کہو جس کا معنی ہے ''اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت نازل ہو''۔ جتنے بھی کلمہ گو نماز پڑھتے ہیں وہ تشہد میں ان الفاظ کو ادا کرتے ہیں' اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حرفِ ندا سے خطاب کرنا شرک ہے تو کیا علماء دیابنہ اور وہابیہ کے ہاں نماز جیسی اہم ترین عبادت شرکیہ کام پر مشتمل ہے جس میں نمازی حالتِ قیام میں ''إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ'' کا نعرہ لگاتا ہے اور اِسی نماز میں وہ شرک کا ارتکاب بھی کرتا ہے؟

آخری قعدہ میں ''التحیات'' کے لیے بیٹھنا فرض ہے اور ''التحیات'' کا پڑھنا

واجب ہے "التحیات" کا جز "السلام علیك ایها النبی ورحمة اللّٰه وبرکاته"
ہے وہ بھی واجب ہوا تو ایک چیز بیک وقت واجب بھی ہو اور شرک بھی ایسا ہو سکتا ہے؟
اور کیا ایسا ہونا ممکن ہے کہ ایک کام نماز میں واجب ہو اور وہی کام نماز سے
باہر شرک ہو؟

علماء دیابنہ اور وہابیہ خوب سوچ سمجھ کر فیصلہ کر لیں۔

حروف نداء

حروف نداء پانچ ہیں۔یا...... ایا...... ھیا...... اَیْ...... ہمزہ مفتوحہ۔
اَیْ اور ہمزہ مفتوحہ:......قریب سے ندا دینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔
ایا......اور......ھیا:......بعید سے نداء دینے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔
حرف یا:......قریب وبعید دونوں طریق سے نداء دینے کے لئے استعمال ہوتا
ہے۔

قاعدہ

جب کسی ایسے اسم پر حرف نداء کو داخل کیا جائے جس اسم پر حرف تعریف "اَلْ"
داخل ہو یعنی وہ اسم معرف باللام ہو تو اس سے پہلے حرف تنبیہ "ھا" بڑھانا لازم ہے
اور اس کلمہ کا حذف کرنا جائز نہیں ہے حرف نداء "یا" اور کلمہ تنبیہ "ھا" ان دونوں
کلموں کے ملانے کیلئے کلمہ وصل "اَیُّ" لگاتے ہیں جیسے "اَلْمُزَّمِّلُ" معرف باللام ہے
اب "اَلْمُزَّمِّلُ" کو نداء "یا" سے کرنا ہے تو اَلْمُزَّمِّلُ سے پہلے حرف تنبیہ "ھا" لگائیں
گے اور اس سے پہلے حرف نداء "یا" لائیں گے تو لازم آئے گا کہ اس کو ملانے کیلئے کلمہ
وصل "اَیُّ" لگائیں تو کلمہ بن گیا "یَا اَیُّھا" تو اسم معرف باللام کیلئے حرف نداء
"یا اَیُّھا" بن گیا بعض اوقات "یا ایھا" میں "یا" کو حذف کر دیا جاتا ہے تو "اَیُّھا" باقی

رہ جاتا ہے جو کہ حرف نداء کا کام دیتا ہے۔ جیسے ''التحیات'' میں ''السّلام علیك ایھا النبی''۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں ''یاایھا'' کے ساتھ نداء کی کثرت ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اس کلمہ نداء میں تاکید کی کئی صورتیں ہیں۔

(۱)...... ''یا''...... حرف نداء میں تاکید اور تنبیہ ہے۔

(۲)...... ''ھا''...... میں تنبیہ کے معنی موجود ہیں۔

(۳)...... ''ایّ''...... میں ابہام سے توضیح کی جانب تدریجی ترقی ہے اور قیام بھی تاکید اور مبالغہ کیلئے مناسب ہے۔ ﴿تفسیر الاتقان:۸۳/۲﴾

اس قاعدہ کے تناظر میں ''السلام علیك ایھا النبی'' پر غور فرمائیں کہ اس میں کس قدر معنوی پختگی پائی جاتی ہے۔

تشہّد پڑھنے کا انداز اور فرامینِ اسلاف

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ......اور علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

وَیَحْتَمِلُ اَنْ یُّقَالَ عَلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ الْعِرْفَانِ اِنَّ الْمُصَلِّیْنَ لَمَّا اِسْتَفْتَحُوْا بَابَ الْمَلَكُوْتِ بِالتَّحِیَّاتِ، اُذِنَ لَھُمْ بِالدُّخُوْلِ فِیْ حَرِیْمِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ فَقَرَّتْ اَعْیُنُھُمْ بِالْمُنَاجَاتِ فَنُبِّھُوْا عَلٰی اَنَّ ذٰلِكَ بِوَاسِطَةِ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَبَرَكَةِ مُتَابَعَتِهٖ فَالْتَفَتُوْا

فَاِذَا الْحَبِیْبُ فِیْ حَرَمِ الْحَبِیْبِ حَاضِرٌ فَاَقْبَلُوْا عَلَیْهِ قَائِلِیْنَ

السلام علیك ایھا النبی و رحمة اللّٰه و برکاته

﴿فتح الباری شرح صحیح بخاری، کتاب الاذان:۳/۲۷۲☆عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری:۴/۵۸۵﴾

ترجمہ:- اہل عرفان کے طریقہ پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ جب نمازیوں نے ''التحیات'' کے ذریعے عالم ملکوت کا دروازہ کھلوایا اور ان کو اس رب کی بارگاہ میں

حاضر ہونے کی اجازت مل گئی جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور دوسروں کو زندگی عطا فرمانے والا ہے اور ان کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات کی وجہ سے ٹھنڈی ہو گئیں تو ان کو تنبیہ کی گئی کہ تمہاری اس بارگاہ تک رسائی نبی پاک ﷺ کے طفیل اور آپ کی اتباع کی برکت کی وجہ سے ہے پس جب نمازی متوجہ ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہیں پس وہ بھی یہ کہتے ہوئے متوجہ ہوتے ہیں۔ ''السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و برکاته''۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور تشہد

امام غزالی فرماتے ہیں......

قَبْلَ قَوْلِكَ ''السلام علیك'' اَحْضِرْ شَخْصَهُ الْكَرِیْمَ فِی قَلْبِكَ وَلْیَصْدُقْ اَمَلُكَ فِی اَنَّهٗ یَبْلُغُهٗ سَلَامُكَ وَیَرُدُّ عَلَیْكَ مَا هُوَ اَوْفٰی مِنْهُ۔

﴿مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ۵۸۱/۲﴾

ترجمہ: السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنے سے پہلے سرکارِ دوعالم ﷺ کی ذاتِ اقدس کو اپنے دل میں حاضر جان اور تجھے پختہ یقین ہونا چاہئے کہ تیرا سلام نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچ رہا ہے اور آپ اس کا جواب دے رہے ہیں جو تیرے جواب کی نسبت کامل ترین ہے۔

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور تشہد

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''السلام علیک ایھا النبی'' اسی بناء پر ہے کہ حقیقت محمد یہ ﷺ جملہ موجودات کے ذروں اور تمام افراد ممکنات میں سرایت کئے ہوئے ہیں پس آنحضرت ﷺ نمازیوں کی ذات کے درمیان حاضر وموجود ہوتے ہیں تو نمازی کو چاہئے کہ اس معنی وحقیقت سے آگاہ رہے اور مشاہدہ سے غافل نہ ہوتا کہ

انوارِ قرب اور اسرارِ معرفت سے متنور اور فیض یاب ہو۔

﴿اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ' اُردو:۲/۲۵۸﴾

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور تشہد

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

لِاَنَّ رُوْحَہٗ علیہ السلام حَاضِرَۃٌ فِیْ بُیُوْتِ اَھْلِ الْاِسْلَامِ

﴿نسیم الریاض وبھامشہ شرح الشفاء لعلی القاری:۳/۴۶۴﴾

ترجمہ:- اِس لئے کہ آپ کی روح پاک مسلمانوں کے گھروں میں جلوہ گر ہوتی ہے۔

اِس مقام پر ایک حدیث پاک قارئین کرام کی نظر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس کو علامہ احمد شہاب الدین الخفاجی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے۔

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَشَکَا اِلَیْہِ الْفَقْرَ وَضِیْقَ الْعَیْشِ اَوِ الْمَعَاشِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَکَ فَسَلِّمْ اِنْ کَانَ فِیْہِ اَحَدٌ اَوْ لَمْ یَکُنْ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَیَّ ثُمَّ اقْرَأْ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مَرَّۃً وَاحِدَۃً فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَاَدَرَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ الرِّزْقَ حَتّٰی اَفَاضَ عَلَیْہِ خَیْرَاتِہٖ۔

﴿نسیم الریاض:۳/۴۶۴ ☆ تفسیر صاوی علی الجلالین:۴/۳۱۳﴾

ترجمہ:- حضرت سھل بن سعد فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص نے اپنی تنگ دستی اور غربت کی شکایت کی' رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا: جب تو اپنے گھر میں داخل ہو اگر گھر میں کوئی موجود ہو تو اُن کو سلام کہو اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو مجھ پر سلام کہو اور ایک بار سوۃ اخلاص پڑھو۔ اُس شخص نے اِس وظیفہ کو کیا تو پروردگار عالم نے اُس پر رزق کشادہ فرمادیا اور اپنی خیرات خوب نازل فرمائی۔

نوٹ:- علماء حق کی تصریحات آپ نے پڑھ لی اور یہ تحقیقات تب ہی

دُرُست ہوسکتی ہیں جب ''السلام علیك ایھا النبی و رحمة اللّٰہِ وبرکاتہ''
بقصد انشاء پڑھیں نہ کہ بطور حکایت۔

الامام سراج الدین عمر بن ابراہیم ابن نجیم الحنفی اور تشہد (۱۰۰۵ھ)

ابن نجیم حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا کہ ''السلام علیك ایھا النبی و رحمة اللّٰہِ وَبرکاتہ'' بقصد انشاء پڑھنا ہے نہ کہ بطور حکایت آپ نے فرمایا......

اِنَّہٗ یَقْصُدُ الْاِنْشَاءَ بِھٰذِہِ الْاَلْفَاظِ لَا اْلِاخْبَارِ

ترجمہ:-اِن الفاظ کو (یعنی ''السلام علیك ایھا النبی و رحمة اللّٰہِ وَبرکاتہ'') بقصد انشاء پڑھے نہ کہ بطور خبر حکایت۔

﴿النھر الفائق شرح کنز الدقائق' کتاب الصلاۃ باب صفۃ الصلاۃ:۱/۲۲۱﴾

اِس اہم بحث کے آخر میں مولوی اسماعیل دہلوی کی عبارت نقل کر رہا ہوں جسے پڑھیں اور خود ہی فیصلہ فرمائیں' حق کیا ہے اور باطل کیا' حق کے علمبردار کون ہیں اور باطل کے پرچم تلے جمع ہونے والے کون' رحمان کے بندے کون اور شیطان کے ایجنٹ کون' نماز پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

یا بمقتضائے '' ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ '' زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے' شیخ یا اس جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں' اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے۔ ﴿صراط مستقیم:۹۷﴾

اللہ تعالیٰ ایسے گندے عقیدے سے محفوظ فرمائے اور اسلاف کے عقیدہ حقہ پر زندہ رکھے اِسی پر موت دے اور اِسی پر حشر فرمائے۔ امین۔

☆.....☆.....☆

اسلاف اور ندائے یارسول اللہ ﷺ

خلیفہ اوّل بلافصل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ندائے یارسول اللہ ﷺ

عَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلْمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ اَقْبَلَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى فَرَسِهٖ مِنْ مَسْكَنِهٖ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ۔

﴿بخاری، کتاب الجنائز، باب الدخول علی المیت بعد الموت اذا ادرج فی اکفانہ: ۱/۱۶۶﴾

ترجمہ:۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی مکرم ﷺ نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار اپنے گھر سے جو سنخ میں تھا تشریف لائے اور سواری سے اُتر کر مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں سے کوئی بات نہ کی حتیٰ کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور نبی کریم ﷺ کا قصد کیا کہ آپ کو یمنی لکیر دار چادر میں ڈھانپا گیا تھا انہوں نے آپ کے چہرہ انور سے کپڑا اُٹھایا پھر آپ پر جھکے اور آپ کے چہرہ انور کو بوسہ دیا پھر رو پڑے اور کہا یانبی اللہ میرا اماں باپ آپ پر قربان ہو اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔

سیدنا صدیق اکبر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

اُذْكُرْنَا يَا مُحَمَّدُ عِنْدَ رَبِّكَ عَزَّوَجَلَّ۔ ﴿نسیم الریاض: ۱/۳۵۶﴾

ترجمہ:- سرکار اپنے رب کے حضور ہم غلاموں کو بھی یاد فرما لینا۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور نعرہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ ' فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ

﴿القول البدیع: ۲۲۵ ☆ الادب المفرد، باب مایقول الرجل اذا خدرت رجلہ: ۲۳۵﴾

ترجمہ:- راوی کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو آپ سے ایک شخص نے کہا آپ یاد کریں اس ذات کو جو لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے تو آپ نے نعرہ بلند کیا۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ ﴿القول البدیع: ۲۱۲﴾

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب سفر سے آتے مسجد نبوی شریف میں داخل ہوتے تو عرض کرتے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بعد از وصال ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيْلَتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ بَعَثَكَ اٰخِرَ الْاَنْبِيَاءِ وَذَكَرَكَ فِيْ اَوَّلِهِمْ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ ۔ ﴿المواھب اللدنیہ باب وفات صلی اللہ علیہ وسلم ۵۵۵/۴﴾

ترجمہ:- یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں اور باپ آپ پر قربان ہوں آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں بہت زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے آخر میں بھیجا اور آپ کا ذکر کیا پہلوں میں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: واذ اخذنا من النبیین......الخ

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا اَعْرَابِيٌّ بَعْدَ مَا دَفَنَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِثَلَاثَةِ

أيام بنفسه على قبر رسول الله ﷺ وحثا على رأسه من ترابه فقال قلت يا رسول الله فسمعنا قولك ووعيت عن الله فوعينا عنك وكان فيما أنزل الله عليك " ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم " الآية وقد ظلمت نفسي وجئتك تستغفر لي فنودي من القبر إنه قد غفر لك۔ ﴿الجامع لاحكام القرآن:۲۶۵/۵﴾

ترجمہ:۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم ﷺ کے وصال کے تین دن بعد ایک اعرابی ہمارے پاس آیا اور مزار پر انوار پر گر پڑا اور خاک پاک کو اپنے سر پر ڈالا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول جو آپ نے فرمایا ہم نے سُنا جو آپ نے اپنے رب سے سیکھا وہ ہم نے آپ سے سیکھا اور اسی میں یہ آیت بھی تھی ''ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم '' میں نے اپنی جان پر بڑے ظلم کئے اب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں میری مغفرت کے لئے دعا فرمائیے تو مرقد انور سے آواز آئی تجھے بخش دیا گیا۔

امام ابن کثیر لکھتے ہیں اس اعرابی نے کہا' وقد جئتك مستغفرا لذنبي مستشفعا بك إلى ربي میں آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے آپ کو اپنے رب کی بارگاہ میں شفیع بناتے ہوئے' پھر یہ کہا'

يا خير من دفنت بالقاع أعظمه
فطاب من طيبهن القاع والأكم
نفسي الفداء لقبر أنت ساكنه
فيه العفاف وفيه الجود والكرم

﴿تفسیر القرآن العظیم:۶۹۱/۱﴾

ترجمہ:۔اے ساری مخلوق سے بہتر...... مٹی میں دفن ہوا جن کا جسم
پس اُن کی خوشبو سے ٹیلے اور میدان مہک اُٹھے

(۲) میری روح اس جلوہ گاہ پر فدا ہو جائے جہاں آپ سکونت پذیر ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ اس میں عفت و پاکبازی کی عظمتیں اور کرم وسخا کی ساری شانیں مستور و پنہاں ہیں۔

اسی بات کو مفتی محمد شفیع دیو بندی اِس انداز میں لکھتا ہے۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کو دفن کر کے فارغ ہوئے تو اس کے تین روز بعد ایک گاؤں والا آیا اور قبر شریف کے پاس آکر گر گیا اور زار زار روتے ہوئے آیت مذکورہ "ولو انهم اذظلموا انفسهم" کا حوالہ دے کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ اگر گنہگار رسول کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور رسول اس کے لئے دُعائے مغفرت کر دیں تو اس کی مغفرت ہو جائے گی اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے مغفرت کی دُعا کریں۔ اس وقت جو لوگ حاضر تھے اُن کا بیان ہے کہ اس کے جواب میں روضہ اقدس کے اندر سے آواز آئی "قد غفرلك" تیری مغفرت کر دی گئی۔

﴿معارف القرآن: ۲/۴۶۰﴾

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں......
اِذَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ اَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔ ﴿نسیم الریاض ۳/۴۷۵﴾

ترجمہ:- میں جب مسجد میں داخل ہوتا ہوں' میں کہتا ہوں' اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی) آپ پر سلام ہو۔ اللہ کی رحمت اور برکات نازل ہوں۔

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا کا مرثیہ اور ندائے یارسول اللہ ﷺ

اَلَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ رَجَاءَنَا ...... وَكُنْتَ بِنَا بَرًّا وَلَمْ تَكُ جَافِيًا

یارسول اللہ آپ تو ہماری امیدوں کا مرکز تھے...... اور آپ ہمارے ساتھ نیکی

کرتے سختی نہ فرماتے تھے۔ ﴿حجۃ اللہ علی العالمین ۔۴۵۸ ☆تفسیر الجامع لاحکام القرآن ۲۲۴/۴﴾

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ندائے یارسول اللہ ﷺ

جنگ یمامہ میں جب مسلمان مسیلمہ کذاب سے جنگ کررہے تھے، گھمسان کی جنگ اور حضرت خالد بن ولید سالارِ لشکر نے

نَادٰی بِشِعَارِ الْمُسْلِمِیْنَ

ترجمہ:- مسلمانوں کی علامت کے ساتھ نداء کی۔

وَکَانَ شِعَارُھُمْ یَوْمَئِذٍ یَا مُحَمَّدَاہُ

ترجمہ:- اوراس دن مسلمانوں کی نشانی وعلامت "یا محمداہ" کے کلمات تھے۔

﴿البدایہ والنھایۃ ۳۲۴/۶﴾

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت اور ندائے یارسول اللہ ﷺ

اِنَّ رَجُلاً مِنْ مُزَیْنَۃَ عَامَ الرَّمَادَۃِ سَأَلَہُ اَھْلُہٗ اَنْ یَذْبَحَ لَھُمْ شَاۃً فَقَالَ لَیْسَ فِیْھِنَّ شَیْئٌ فَاَلَحُّوْا عَلَیْہِ فَذَبَحَ شَاۃً فَاِذَا عِظَامُھَا حُمْرٌ فَقَالَ یَا مُحَمَّدَاہُ

﴿البدایۃ والنھایۃ ۹۱/۷﴾

ترجمہ:- قبیلہ بنی مزینہ کے ایک شخص نے قحط عام الرمادۃ میں درخواست کی کہ ہم مرے جارہے ہیں کوئی بکری ذبح کیجئے، فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں ہے، انہوں نے اصرار کیا آخر بکری ذبح کی جب کھال اُتاری تو صرف سرخ ہڈی نکلی یہ دیکھ کر کہا۔ یا محمداہ۔

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ مَالِکٍ قَالَ اَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِیْ زَمَنِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْتَسْقِ اللّٰہَ لِاُمَّتِکَ فَاِنَّھُمْ قَدْ ھَلَکُوْا فَاَتَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ اِئْتِ عُمَرَ فَاَقْرِءْہُ مِنِّی السَّلَامُ وَاَخْبِرْھُمْ اَنَّھُمْ مُسْقَوْنَ وَقُلْ لَہٗ عَلَیْکَ بِالْکِیْسِ الْکِیْسَ فَاَتَی الرَّ

جُلُ فَاَخْبرَ عُمَرَ فَقَالَ یَا رَبِّ مَا اٰلُو اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْہُ وَھٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ۔

﴿البدایہ والنھایۃ: ۹۱/۷﴾

ترجمہ:- حضرت ابو صالح حضرت مالک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں قحط واقع ہو گیا ایک صاحب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے لئے بارش کی دُعا فرمایئے کیونکہ لوگ ہلاک ہوئے جا رہے ہیں خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا عمر کے پاس جاؤ میری طرف سے سلام کہو اور خبر دو کے انہیں بارش دے دی گئی اور انہیں کہو کہ احتیاط کا دامن مظبوطی سے پکڑے رہو وہ صاحب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ماجرا بیان کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ! میں اپنی بساط بھر کوتاہی نہیں کرتا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور ندائے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یَا مُحَمَّدَاہُ یَا مُحَمَّدَاہُ ...... صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ

وَمَلَکُ السَّمَآءِ ...... ھٰذَا حُسَیْنٌ بِالْعَرَاہ

مُزَمَّلٌ بِالدَّمَاہ ...... مُقَطَّعُ الْاَعْضَاءِ یَا مُحَمَّدَاہُ

وَبَنَاتُکَ سَبَایَا ...... وَذُرِّیَّتُکَ مُقَتَّلَۃ

تُسْفٰی عَلَیْھَا الصَّبَا

﴿البدایہ والنھایہ: [illegible] ۱۹﴾

ترجمہ:- اے بہت ہی تعریف کئے ہوئے امداد۔ (دو بار) ...... اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے ...... اور آسمانی فرشتے درود بھیجیں ...... یہ حسین میدان میں ہیں، خون میں نہائے ہوئے ...... اعضاء کٹے ہوئے یا محمد امداد ...... آپ کی بیٹیاں حراست میں ہیں ...... آپ کی اولاد شہید کر دی گئی ...... بادِ صبا اُن پر مٹی اُڑا رہی ہے۔

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اور ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَنْتَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ
اَكْرِمْ لَنَا يَوْمَ الْحَزِيْنِ فَضْلًا وَجُوْدًا وَالْكَرَمْ
يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَدْرِكْ لِزَيْنِ الْعَابِدِيْنَ
مَحْبُوْسِ اَيْدِي الظّٰلِمِيْنَ فِي الْمَوْكِبِ وَالْمُزْدَحَمْ

ترجمہ:۔(۱) اے رحمت عالم آپ گنہگاروں کے شفیع ہیں، ہمیں قیامت کے دن فضل وسخاوت اور کرم سے عزت بخشئے (۲) اے رحمت عالم زین العابدین کو سنبھالئے (۳) وہ ظالموں کے ہاتھوں گرفتار حیرانی وپریشانی میں ہے۔

امام الآئمہ سراج الامہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (۸۰ھ......۱۵۰ھ) اور ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا ...... اَرْجُوْا رِضَاكَ وَاَحْتَمِيْ بِحِمَاكَ
وَاللّٰهِ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِيْ ...... قَلْبًا مَشُوْقًا لَا يَرُوْمُ سِوَاكَ
وَاللّٰهِ يَا يٰسِيْنُ مِثْلُكَ لَمْ يَكُنْ ...... فِي الْعَالَمِيْنَ وَحَقِّ مَنْ اَنْبَاكَ

ترجمہ:(۱) اے سرداروں کے سردار میں آپ کے حضور آیا ہوں۔
آپ کی خوشنودی کا امیدوار آپ کی پناہ کا طلب گار۔
(۲) اللہ کی قسم اے بہترین خلائق میرا دل صرف آپ کی محبت سے لبریز ہے وہ آپ کے سوا کسی کا طالب نہیں۔
(۳) اللہ کی قسم، اے یٰسین لقب والے! آپ جیسا تو تمام مخلوق میں نہ کوئی ہوا ہے نہ ہوگا، قسم ہے اس کی جس نے آپ کو سر بلند کیا۔

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اور ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بمسجد در آمد و نزدیک ستون بنشستہ و صدیق رضی اللہ عنہ در برابر آن

حضرت بنشستہ بود بلال رضی اللہ عنہ برخاست وباذان اشتغال فرمودہ چوں گفت اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر دو ناخن ابہامیں خود را بر ہر دو چشم نہادہ گفت ''قرة عینی بک یا رسول اللہ ﷺ۔ ﴿تفسیر روح البیان: ۲۲۹/۷﴾

ترجمہ:- حضور سید عالم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کے قرب میں بیٹھ گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اُٹھے اور اذان کہہ دی، جب بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے کہا'' اشھد ان محمداً رسول اللہ'' تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں انگوٹھے اپنی دونوں آنکھوں پر رکھے اور کہا'' قرة عینی بک یا رسول اللہ''۔

فائدہ

علامہ حقی رحمۃ اللہ علیہ کے اِس قول سے جہاں نعرہ یارسول اللہ کا ثبوت مل رہا ہے، وہیں انگوٹھے چومنے کا ثبوت بھی مل رہا ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ اور ندائے یارسول اللہ ﷺ

يَا نَبِى اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اِنَّمَا الْفَوْزُ وَالْفَلَاحُ لَدَيْكَ

﴿تفسیر روح البیان: ۱۵۲/۱﴾

اے اللہ کے نبی آپ پر سلام ہو، کامیابی و کامرانی آپ ہی کے دربارِ گوہر بار سے ملتی ہے۔

ز رحمت کن نظر بر حال زارم یا رسول اللہ
غریبم بے نوائم خاکسارم یا رسول اللہ

☆☆☆

یا شافع روزِ جزا پرساں توئی پرساں توئی
رشک ملک نورِ خدا اِنسان توئی اِنسان توئی
یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ اِرْحَمْ لَنَا اِرْحَمْ لَنَا
دست ہمہ بیچارہ را داماں توئی داماں توئی

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اور ندائے یارسول اللہ ﷺ

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِی مَنْ اَلُوْذُبِہٖ ...... سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

ترجمہ:- اے سب مخلوق سے زیادہ کرم فرمانے والے پیغمبر مصیبتوں کے عام نزول کے وقت آپ کے سوا میرے لئے کوئی جگہ نہیں جہاں پناہ لوں۔

حضرت صرصری رحمۃ اللہ علیہ اور ندائے یارسول اللہ ﷺ

اَلَا یَا رَسُوْلَ الْاِلٰہِ الَّذِیْ ...... ھَدَانَا بِہٖ اللّٰہُ مِنْ کُلِّ تِیْہٖ

ترجمہ:- سنو! یارسول اللہ آپ ہی کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر گمراہی سے بچایا اور ہدایت عطا فرمائی۔ ﴿نسیم الریاض: ۳۰۵/۱﴾

شہید تحریک آزادی علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۷۸ھ بمطابق ۱۸۶۱ء اور ندائے یارسول اللہ ﷺ

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اِرْحَمْ عَلٰی ...... مَنْ لَا لَہٗ فِی الْعَالَمِیْنَ رِثَاء
یَا سَیِّدَ الْخَلْقِ یَا خَیْرَ الْوَرٰی خُلُقًا ...... یَا خَیْرَ مَنْ یُّرْتَجٰی یَا خَیْرَ اَجْوَادٗ

﴿الثورۃ الہندیۃ: ۱۱۶﴾

ترجمہ:- اے رحمت عالم اس شخص پر رحم کیجئے، جس کے لئے زمانے میں کہیں رحم نہیں۔ اے مخلوق کے سردار اور اخلاق میں سب سے بلند تر۔

اُمیدوں کے بہترین سہارے اور تمام اہل سخاوت سے بلند مرتبہ رکھنے والے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَصَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا خَیْرَ خَلْقِہٖ
وَیَا خَیْرَ مَأْمُوْلٍ وَّیَا خَیْرَ وَاهِبِ
وَیَا خَیْرَ مَنْ یُّرْجٰی لِکَشْفِ رَزِیَّۃٍ
وَمَنْ جُوْدُہٗ قَدْ فَاقَ جُوْدَ السَّحَائِبِ

(قصیدہ اطیب النغم:۱۵۶)

(۱) اے اللہ کی ساری مخلوق سے بزرگ ترین رسول اور اے تمام ان لوگوں سے بہتر جن سے خیر کی امید کی جاسکتی ہے اور اے ان تمام جود و عطا کرنے والوں سے زیادہ سخی، آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔

(۲) اے ان تمام لوگوں سے افضل جن سے مصائب دور کرنے کی امید کی جا سکتی ہے۔ اور اے وہ نبی جس کی سخاوت بادلوں کی موسلا دھار بارش سے بھی فوقیت رکھتی ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۴۳ھ، ۱۲۲۵ھ) اور ندائے یارسول اللہ

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ ...... مِنْ وَّجْهِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ ...... بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(تفسیر عزیزی اردو:۳۷۸ پارہ ۳۰)

شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ اور ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یَا سَیِّدَ الرُّسُلِ یَا مَنْ تَرٰی
مَوَاطِنُہٗ الْحَمْدَ لِلْمَعْقِلِ

(نسیم الریاض:۴/۵۷۹)

اے رسولوں کے سردار اے وہ ذات جن کا غبار راہ گزر آنکھوں کا سرمہ ہے۔

شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ اور ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من گدائے تو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جان فدائے تو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کاش ہر موئے من زباں بودے، در ثنائے تو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ:- یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کا گدا ہوں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جان آپ پر فدا ہو۔

کاش! میرا ہر بال زبان بن جائے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی نعت میں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ندائے یارسول اللہ

(۱۲۷۲ھ، ۱۳۴۰ھ)

بکار خویش حیرانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، پریشانم پریشانم اغثنی یارسول اللہ

شہا بے کس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن، مریض دردِ عصیانم اغثنی یارسول اللہ

علماء دیوبند و غیر مقلدین اور ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مولوی قاسم نانوتوی، دار العلوم دیوبند کا بانی، اور ندائے یارسول اللہ

کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام

کرے گا یا نبی اللہ کیا میرے پہ پکار

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا

نہیں قاسم بے کس کا کوئی حامی کار

(قصائد قاسمی: ۷-۸)

مولوی زکریا دیوبندی (بانی تبلیغی جماعت) اور ندائے یارسول اللہ ﷺ

اپنی کتاب تبلیغی نصاب میں متعدد درود پاک کاف ضمیر خطاب اور حرف ندا ''یا'' کے ساتھ لکھتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيْرَةَ اللّٰه
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰه
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَسَائِرِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ ﴿تبلیغی نصاب حصہ فضائل درود شریف: ۷۰۰﴾

بلکہ مولوی زکریا صاحب مزید لکھتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے یعنی بجائے ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه'، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِي

اللہ وغیرہ کے

الصلاۃ والسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ...... الصلاۃ والسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ

اسی طرح اخیر تک السلام کے ساتھ الصلاۃ کا لفظ بھی بڑھا دے تو زیادہ اچھا

ہے۔ ﴿تبلیغی نصاب' فضائل درود شریف:۷۰۲﴾

مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی اور ندائے یارسول اللہ ﷺ

علیٰ ھذا القیاس مسئلہ ندائے یارسول اللہ میں وہابیہ مطلقاً منع کرتے ہیں اور یہ حضرات (دیوبند) نہایت تفصیل فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

(۱) لفظ یارسول اللہ اگر بلالحاظ معنی ایسی طرح نکلا ہے جیسے لوگ بوقت مصیبت و تکلیف ماں اور باپ کو پکارتے ہیں تو بلاشک جائز ہے۔

(۲) علیٰ ھذا القیاس اگر بلحاظ معنی درود شریف کے ضمن میں کہا جائے گا تب بھی جائز ہوگا۔

(۳) علیٰ ھذا القیاس اگر کسی سے غلبۂ محبت وشدت وجد و فرطِ عشق میں نکلا ہے تب بھی جائز ہے

(۴) اگر اس عقیدہ سے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور اکرم ﷺ تک اپنے فضل و کرم سے ہماری ندا پہنچادے گا اگرچہ ہر وقت پہنچادینا ضروری نہ ہوگا مگر اِس اُمید پہ وہ اِن الفاظ کو استعمال کرتا ہے اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(۵) علی ھذا القیاس اصحاب ارواح طاہرہ و نفوس زکیہ جن کو بعد مکانی اور کثافت جسمانی اپنے عرائض کی تبلیغ سے مانع نہ ہو اس میں بھی کوئی قباحت نہیں وہابیہ یہ صورت نہیں نکالتے اور جملہ انواع کو منع کرتے ہیں چنانچہ وہابیہ عرب کی زبان سے بارہا سنا ہے وہ "اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" کو سخت منع

کرتے ہیں اور ہل حرمین پر سخت نفریں اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اُڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اِس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب ونداء کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اسکا امر کرتے ہیں۔

﴿الشہاب الثاقب:۶۴﴾

اِس مقام پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ غلام نصیر الدین سیالوی صاحب نے فرمایا جس کو من وعن نقل کرنا فائدہ سے خالی نہیں۔

قابل توجہ نکتہ

مدنی صاحب مذکورہ بالا صورتوں میں سے پانچویں صورت یہ بتلائی ہے کہ اگر امتی اتنا پہنچا ہوا ہو کہ اپنی آواز خود نبی پاک ﷺ تک پہنچا سکے اُس کے لئے بھی ندائے یارسول اللہ ﷺ جائز ہے۔

مقامِ غور یہ ہے کہ اگر اُمتی نبی پاک ﷺ کی غلامی کی وجہ سے اس مقام پر فائز ہو جاتا ہے کہ اپنی آواز خود نبی پاک ﷺ کی بارگاہ تک پہنچا سکے تو کیا نبی پاک ﷺ جنکی اتباع کی برکت سے امتی کو اتنا مقام حاصل ہو گیا کہ اس کے لئے بُعد مکانی اور کثافتِ جسمانی اپنے عرائض کی تبلیغ سے مانع نہ رہے ہوں ان کے لئے بعد مکانی کس طرح عرائض کے سننے سے مانع ہو سکتا ہے۔

"ناطقہ سر بگریبان ہے اسے کیا کہئے"

مولوی اشرف علی تھانوی اور ندائے یارسول اللہ ﷺ

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ" بصیغہ خطاب اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔ ﴿امداد المشتاق:۵۹﴾

مولوی اشرف علی تھانوی کا نداء کا انداز

یا شَفِیعَ الْعِبَادِ خُذْ بِیَدِیْ ...... اَنْتَ فِی الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمَدِیْ

یا رَسُوْلَ الْاِلٰہِ بَابُکَ لِیْ ...... مِنْ غَمَامِ الْغُمُوْمِ مُلْتَحِدِیْ

ترجمہ: دستگیری کیجئے میرے نبی، کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی
میں ہوں بس اور آپ کا در یارسول اللہ، ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی

﴿نشر الطیب، فی ذکر النبی الحبیب، ۱۹۴﴾

مولوی رشید گنگوہی اور ندائے یارسول اللہ ﷺ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا
یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ
خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا

ترجمہ: اے رسول اللہ ہمارے حال کو دیکھئے، اے اللہ کے نبی ہمارا کہنا سن لیجئے
میں دریائے غم میں غرق ہوں میرا ہاتھ پکڑ لیجئے، ہماری مشکلوں کو آسان کر دیجئے
نہ ایسے اشعار کا پڑھنا منع ہے اور نہ اس کے مؤلف پر طعن ہو سکتا ہے۔

﴿فتاویٰ رشیدیہ: ۱۵۵﴾

مولوی سرفراز گکھڑوی اور ندائے یارسول ﷺ

دیوبندی مکتبہ فکر کے محدث اعظم، مولوی سرفراز خان صفدر گکھڑوی، مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد وسینکڑوں علماء کے استاد و مرشد مولوی حسین علی اپنی املائی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

وحل مشکلے از حق تعالیٰ طلب نمودن بتوجہ بزرگان بجا است وعین رضا است الیٰ ان قال بداں اے برادر گفتن یارسول اللہ بطریق تعشق وتوسل خارج از بحث است۔

ترجمہ:۔کسی مشکل کا حل اللہ تعالیٰ سے بزرگوں کے توسل سے طلب کرنا بجا اور عین رضا ہے، پھر آگے فرمایا: اے بھائی تو جان لے یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور محبت اور توسل کے کہنا اختلافی بحث سے خارج ہے۔

﴿تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور:۴۰۲﴾

علامہ نواب وحید الزماں (۱۹۲۰ء) اور ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ نواب وحید الزمان غیر مقلد لکھتا ہے۔

اَلدُّعَاءُ الشَّرْعِیُّ عِبَادَۃٌ کَالصَّلَاۃِ فَلَا یَجُوْزُ مِنْ غَیْرِ اللّٰہِ وَھِیَ الْمُرَادُ فِی الْآیَاتِ الَّتِیْ وَرَدَ فِیْھَا لَفْظُ الدُّعَاءِ اَمَّا الدُّعَاءُ اللُّغْوِیُّ بِمَعْنَی النِّدَاءِ فَتَجُوْزُ لِغَیْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی مُطْلَقًا سَوَاءٌ کَانَ حَیًّا اَوْ مَیِّتًا، وَثَبَتَ فِیْ حَدِیْثِ الْاَعْمٰی یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ وَفِیْ حَدِیْثٍ اٰخَرَ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حِیْنَ زَلَّ قَدَمُہٗ وَا مُحَمَّدَاہُ وَلَمَّا دَعَا مَلِکُ الرُّوْمِ الشُّھَدَاءَ اِلَی النَّصْرَانِیَّۃِ قَالُوْا یَا مُحَمَّدَاہُ وَقَالَ اُوَیْسُ الْقَرْنِیْ بَعْدَ وَفَاتِ عُمَرَ یَا عُمَرَاہُ یَا عُمَرَاہُ یَا عُمَرَاہُ۔ ﴿ھدیۃ المھدی:۲۳﴾

ترجمہ:۔دُعائے شرعی عبادت ہے جیسے نماز، پس نہیں جائز غیر اللہ کے لئے اور وہ آیات جن سے لفظ دُعا وارد ہوا اس سے یہی مراد ہے، رہا دعائے لغوی بمعنی نداء تو وہ جائز ہے۔ غیر اللہ کے لئے مطلقا مدعو خواہ زندہ ہو یا فوت شدہ اور ثابت ہے یہ بات حدیث اعمیٰ سے (کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سکھایا کہ کہہ) "یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ" اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے واسطے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور دوسری حدیث میں (جب کہ راستہ بھول جائے) "یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ" اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہوا تو انہوں نے کہا وا محمداہ اور جب شاہِ

روم نے شہداء (ماؤں کے اعتبار سے) کو عیسائیت کی طرف بلایا تو اُنہوں نے کہا یا محمداہُ حضرت اویس قرنی نے رضی اللہ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کہا۔

"یا عُمراہُ یا عُمراہُ یا عُمراہُ"

(۲) یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْ یَا عَلِیُّ اَوْ یَا غَوْثُ فَبِمُجَرَّدِ النِّدَاءِ لَا نَحْکُمُ بِشِرْکِھِمْ۔ ﴿ھدیۃ المھدی:۲۴﴾

ترجمہ:- یارسول اللہ یا یا علی یا یا غوث محض نداء کے لئے کہنا جائز اور ان پر شرک کا حکم نہیں لگائیں گے۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور ندائے یارسول اللہ ﷺ (۱۸۹۹ء)

کر کے نثار آپ پر گھر بار یارسول اللہ ﷺ
اب آپڑا ہوں آپ کے دربار یارسول اللہ ﷺ
دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا
کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یارسول اللہ ﷺ
کیا ڈر ہے اس کو لشکر عصیاں و جرم سے
تم سا شفیع ہو جس کا مددگار یارسول اللہ ﷺ

وہ حضرات جو یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ اغثنی یارسول اللہ...... سیدی یا رسول اللہ...... الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ...... الصلاۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ اور سید عالم ﷺ کو مشکل کشا...... حاجت روا...... دافع بلا...... کہنے والے سادہ لوح سنی مسلمانوں کو کافر، مشرک اور بدعتی کہتے ہیں۔

اُن کے اکابرین کی عبارات پیش خدمت ہیں، فتاویٰ جات حاضر ہیں بتلائیں۔ جواب دیں، ان کے بارے میں یعنی (مولوی قاسم نانوتوی، مولوی زکریا، مولوی حسین احمد مدنی، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی سرفراز گکھڑوی،

علامہ نواب وحید الزمان، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی) کیا وہی فتویٰ ان پر لگتا ہے اور کیا یہ سب کافر، مشرک اور بدعتی ہیں؟ فیصلہ خود کریں۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ غور کیجئے
ہم کہیں گے تو شکایت ہو گی

سوال:- یارسول اللہ، یا حبیب اللہ، یا نبی اللہ، یا محمد، یا احمد ﷺ جب کہنے والا کہتا ہے تو اس کا معنی ومفہوم کیا ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی کو مخاطب کیا جائے اور اس کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کروا کر خاموش ہونا یہ سوءِ ادب ہے؟

جواب:- مولانا عبدالرحمان جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب "فوائد ضیائیہ المعروف شرح ملا جامی" میں لکھتے ہیں اور اس کا جواب ارشاد فرماتے ہیں

اِذَا قُلْتَ یَا مُحَمَّدَاہُ فَکَاَنَّکَ تُنَادِیْہِ وَتَقُوْلُ تَعَالْ اَنَا مُشْتَاقٌ اِلَیْکَ۔

﴿شرح ملا جامی، باب المنادیٰ﴾

ترجمہ:- جب تو یا محمد کہتا ہے تو گویا تو نبی اکرم ﷺ کو پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے زیارت کراؤ، میں آپ کا مشتاقِ دیدار ہوں۔

روزِ حشر..... میدانِ حشر..... اور نعرہ یارسول اللہ ﷺ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَکَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ بَعِیْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ ... لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ ... لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ

الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَغِثْنِىْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ .... لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَغِثْنِىْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ

لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَغِثْنِىْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ۔

﴿صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب غلظ تحریم الغلول: ۱۲۲/۲﴾

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے اور آپ نے مال غنیمت میں خیانت کرنے کی بہت مذمت کی اور اس پر سخت سزا کا ذکر کیا اور فرمایا میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو کر بڑبڑا رہا ہو اور وہ شخص کہے "یا رسول الله اغثنی" یارسول اللہ میری مدد کیجئے اور میں کہوں گا کہ میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں...... میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اُس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو کر ہنہنا رہا ہو اور وہ شخص کہے "یا رسول الله اغثنی" اور میں کہوں گا کہ میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تم کو تبلیغ کر چکا...... میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اُس کی گردن پر بکری سوار ہو کر منمنا رہی ہو اور وہ کہے "یا رسول الله اغثنی" میں کہوں گا، میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تم کو تبلیغ کر چکا...... میں تم میں سے کسی شخص کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کسی شخص کی جان سوار ہو اور وہ چیخ رہا ہو وہ شخص کہے "یا رسول الله اغثنی" میں کہوں گا، میں تمہارے لئے

کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں۔

میں تم میں سے کسی شخص کو اِس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کپڑے لدے ہوئے ہِل رہے ہوئے اور وہ کہے "یا رسول اللہ اغثنی" "میں کہوں گا" میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں...... میں تم میں سے کسی شخص کو اِس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر سونا اور چاندی لدا ہوا ہو وہ کہے "یا رسول اللہ اغثنی" "میں کہوں گا کہ میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، میں تم کو تبلیغ کر چکا ہوں۔

اِس حدیث پاک کا انداز یہ بتلا رہا ہے کہ کل روزِ حشر اپنا کیا پرایا، کیا ماننے والا کیا انکار کرنے والا، کیا مطیع و فرمانبردار کیا گنہگار و نا فرمان، ہر ایک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر رہا ہوگا اور ہر ایک کی نظر سرکار کے چہرہ والضحیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جمی ہوگی۔ کسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہوں گے "لا املك لك شيئا" اور کسی کو آپ سینے سے لگا رہے ہوں گے، مزمل کی چادر میں چھپا رہے ہوں گے اور فرما رہے ہوں گے "اَنَا لَهَا، اَنَا لَهَا"۔

اِسی لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

آج لے اُن کی پناہ، آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں گر مان گیا

یعنی اِس دُنیا میں یہ نعرہ یارسول اللہ وردِ زباں کر، اِس نعرہ کی تسبیح رول تا کہ کل کسی کا منہ نہ تکنا پڑے، سرکار کا رخ زیبا جیسے ہی نظر آئے تو فوراً زبان نعرہ زن ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

غلام احمدِ مختار یوں پہچانیں جائیں گے
کہ حشر میں بھی ہوگا ان کا نعرہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَاتَجْعَلُوْ دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ
كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا
(النور: ۶۳)

دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا معنی و مفہوم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پکارنا

دُعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا معنی و مفہوم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پکارنا

اگر یہ تیسرا معنی مراد لیں تو آیت مبارکہ کا ترجمہ یہ ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے کو آپس میں ایک دوسرے کو بلانے کی طرح نہ سمجھو اِس مقام پر بھی مفسرین کے اقوال قارئین کی نظر کرنا چاہتا ہوں۔

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

لَا تَجْعَلُوْا دَعْوَتَہٗ وَاَمْرَہٗ اِیَّاکُمْ فِی الْاِعْتِقَادِ وَالْعَمَلِ بِھَا " کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا " اَیْ لَا تَقِیْسُوْا دَعْوَتَہٗ اِیَّاکُمْ اِلٰی شَیْءٍ مِنَ الْاُمُوْرِ عَلٰی دَعْوَتِہٖ اِیَّاکُمْ مِنَ الْاُمُوْرِ عَلٰی دَعْوَۃِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا فِی جَوَازِ الْاِعْرَاضِ وَالْمُسَاھَلَۃِ فِی الْاِجَابَۃِ اَلرُّجُوْعِ لِغَیْرِ اِذْنٍ فَاِنَّ الْمُبَادَرَۃَ اِلٰی اِجَابَتِہٖ وَاجِبَۃٌ وَالْمُرَاجَعَۃَ لِغَیْرِ اِذْنِہٖ مُحَرَّمَۃٌ۔ ﴿روح البیان: ۶/۱۸۵﴾

ترجمہ:۔آپ کی دعوت وامر برائے اعتقاد وعمل کو نہ بناؤ اپنے جیسوں کی دُعا کی طرح یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو اپنی دعوت پر قیاس مت کرو، اِس سے اعراض اور اجابت میں مساہلت اُن کی اجازت کے بغیر رجوع ہرگز نہ کرو، اِس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اجابت واجب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر رجوع حرام ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں......

اذا دعاکم الرسول الی امر جامع او غیر ذلک فاجیبوا دعوتہ وامتثلوا امرہ ولا تجعلوا دعوتہ ایاکم کدعوۃ بعضکم بعضا فی جواز الاعراض والمساھلۃ فی الاجابۃ والرجوع لغیر اذن فان المبادرۃ الی اجابۃ واجبۃ والمراجعۃ لغیر اذنہ حرام بخلاف غیر ذلک۔ ﴿تفسیر مظہری: ۶/۵۶۷﴾

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں کسی اجتماعی کام کی طرف بلائیں تو بسر وچشم اُن کی دعوت قبول کرو اور اُن کے حکم کی اطاعت کرو، اُن کی دعوت اور اُس کے بلانے کو ایک دوسرے کے بلانے کی طرح نہ سمجھو، جس میں اعراض کی بھی گنجائش ہوتی ہے، مرضی کا بھی دخل ہوتا ہے اور بغیر اجازت اس کام کو چھوڑ کر واپس جانا بھی ممکن ہوتا ہے، کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت قبول کرنا واجب ہے اور آپ کی اجازت کے بغیر اِس کام کو چھوڑ کر واپس جانا حرام، جبکہ کسی دوسرے کی دعوت کا یہ حکم نہیں ہے۔

یہی بات علامہ سید محمود آلوسی حنفی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر ''روح المعانی'' میں بھی بیان فرمائی ہے۔﴿تفسیر روح المعانی: ۲۲۵/۹﴾

مفتی محمد شفیع (دیوبندی)......

دُعائے رسول سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کو بلانا ہے (جو نحوی قائدہ سے ''اضافت الی الفاعل'' ہے) اور معنی آیت کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو بلائیں تو اس کو عام لوگوں کے بلانے کی طرح نہ سمجھو کہ اس میں آنے نہ آنے کا اختیار رہتا ہے، لیکن جب رسولِ پاک علیہ السلام بلائیں اُس وقت آنا فرض ہو جاتا ہے اور بغیر اجازت جانا حرام ہو جاتا ہے۔﴿تفسیر معارف القرآن: ۴۵۵/۶﴾

سید ابوالاعلیٰ مودودی (بانی جماعت اسلامی)......

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے کو عام آدمیوں میں سے کسی کے بلانے کی طرح نہ سمجھو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلاوا غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے، دوسرا کوئی بلائے اور تم لبیک نہ کہو تو تمہیں آزادی ہے، لیکن رسول بلائے اور تم نہ جاؤ یا دل میں ذرا برابر بھی تنگی محسوس کرو تو ایمان کا خطرہ ہے۔﴿تفسیر تفہیم القرآن: ۴۲۶/۳﴾

معلوم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر بلائیں تو جواب دینا اور بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہونا لازم و واجب ہے خواہ وہ شخص کسی حالت میں ہو۔ امن میں ہو یا

جنگ میں، حضر میں ہو یا سفر میں، چاہے نماز میں ہی کیوں نہ ہو، نماز کو وہیں چھوڑ کر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہونا ضروری ہے۔

جیسے حدیث پاک میں ہے۔

عَنْ اَبِی سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی قَالَ کُنْتُ اُصَلِّی فَمَرَّبِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَدَعَانِیْ فَلَمْ اٰتِہٖ حَتّٰی صَلَّیْتُ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ فَقَالَ مَا مَنَعَکَ اَنْ تَاْتِیَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰہُ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ۔

﴿صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ یاایھا الذین امنوا استجیبوا للّٰہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم: ۲/۲۶۹﴾

ترجمہ:۔ حضرت ابوسعید بن معلّٰی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ سرکار دوعالم ﷺ میرے قریب سے گزرے اور آپ نے مجھے بلایا پس میں حاضر نہ ہوا، یہاں تک کہ میں نماز سے فارغ ہوا، پھر میں حاضر ہوا، تو سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوسعید کس چیز نے تجھے میری بارگاہ میں آنے سے روکا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ حکم ارشاد نہیں فرمایا ”یا یھا الذین امنوا......الخ“۔

اے ایمان والو! تم جواب دو اللہ اور اُس کے رسول کے بلاوے کا، جب وہ تمہیں بلائے۔

اِس حدیث پاک کا پس منظر یہ بتلا رہا ہے کہ شان سید لولاک کا عالم یہ ہے کہ نماز جو خالصتاً عبادت اِلٰہیہ ہے جس میں غیر اللہ کے تصور کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اس نماز میں انسان مصروف ہو اور عین اس مشغولیت کے لمحات میں بلاوا رسول آجائے تو نماز چھوڑ دو اور بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو جاؤ، یہی اس وقت اعلیٰ عبادت وریاضت ہے۔

دُعائے رسول کے اِن تین معانی کو قرآن وسنت اور مفسرین ومحدثین کے اقوال کی روشنی میں بیان کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ اپنے حبیب کے تصدق وتوسل سے قبول فرمائے اور راہِ ہدایت عطا فرمائے۔ امین بجاہِ حبیک الکریم ﷺ۔

☆ ...... ☆ ...... ☆